صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 6 ستمبر 2010ء بمطابق 26 رمضان المبارک 1431 ہجری صبح گیارہ بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

إِنَّ ٱلۡأَبۡرَارَ لَفِى نَعِيمٍ O وَإِنَّ ٱلۡفُجَّارَ لَفِى جَحِيمٍ O يَصۡلَوۡنَهَا يَوۡمَ ٱلدِّينِ O وَمَا هُمۡ عَنۡهَا بِغَآئِبِينَ O وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا يَوۡمُ ٱلدِّينِ O ثُمَّ مَآ أَدۡرَىٰكَ مَا يَوۡمُ ٱلدِّينِ O يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـًٔا ۖ وَٱلۡأَمۡرُ يَوۡمَئِذٍ لِّلَّهِ۔

(ترجمہ): بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔ اور بدکردار دوزخ میں۔ (یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے۔ اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز خدا ہی کا ہو گا۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: Ji, 'Questions' Hour': Janab Zahir Shah; Muhammad Zahir Shah. Not present. Again Muhammad Zahir Shah Sahib, lapsed.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! ان سوالات پر ہمارے ضمنی سوالات ہیں، ہمیں ضمنی سوال کرنے دیا جائے۔ یہ اس طرح ڈیفر نہیں کر سکتے، یہ سوالات اب ہاؤس کی پراپرٹی ہے۔

جناب سپیکر: 'موؤر' جب نہ ہوں تو پتہ نہیں کیا ہے 'لیگل سٹیٹس'؟

جناب محمد جاوید عباسی: لیکن یہ تو 'ڈیفر' نہیں ہو سکتا، یہ Lapse ہو جائے گا، یہ ختم ہو جائے گا۔ چونکہ ہاؤس میں آ چکا ہے، جب ہاؤس میں آ چکا ہے تو یہ ہمارے، ہاؤس کی پراپرٹی ہے، ہم اس کو ڈسکس کر سکتے ہیں، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Law Minister Sahib, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): سر، In principle یہ ہے کہ اگر 'موؤر' ہو تو He has the right to introduce his Question لیکن اس کے علاوہ اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو بالکل کر سکتے ہیں جی۔

جناب سپیکر: لیکن سیکرٹریٹ کہتا ہے کہ جب 'موؤر' نہ ہو تو کوئی کوئسچن اس پہ نہیں ہو سکتا۔

جناب محمد جاوید عباسی: سیکرٹریٹ سے آپ پوچھیں کہ اس پر بات ہو سکتی ہے، یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے۔ آپ کے پاس بھی 'پاورز' ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ رولز پہ چلتے ہیں نا۔ اگر آپ خود ذرا دیکھ لیں کہ اگر کوئی گنجائش ہو تو بسم اللہ، مجھے کیا اعتراض ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، تو آپ Discretionary Powers استعمال کر دیں، Discretionary Powers ہیں سپیکر کے پاس، جب بھی چاہیں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کچھ رولز مجھے Quote کریں تو بالکل بسم اللہ جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: Discretionary powers آپ کے پاس اب بھی ہیں جی۔

جناب سپیکر: (قہقہہ)اور دوسرا جو ہمارے وزیر صاحب ہیں وہ بھی نہیں ہیں، جواب آپ کو کون دے گا؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اگر یہ رول 45، سب رول 3 دیکھیں سر، رول 45 سب رول 3، کہ

"If on a Question being called, it is not put or the Member in whose name it stands-----

.

جناب سپیکر: تۀ را کړه، دا د رولز کاپی را کړه خو دا مسئله بله ده، وزیر صاحب هم پکښے نشته۔

جناب عبدالاکبر خان: میرے خیال میں جی اس کو ڈیفر کر دیں، اس میں 'موؤر' بھی نہیں ہیں اور منسٹر صاحب بھی Absent ہیں، موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: چلو ڈیفر کرتے ہیں۔ وہ ابھی لاء منسٹر بھی نہیں ہیں، ایجوکیشن منسٹر بھی نہیں ہیں، It is deferred تاہم اگر رولز میں 'پرووژن' ہے تو میری طرف سے تو کوئی اعتراض نہیں ہے اور پھر جاوید عباسی صاحب، آپ نے کہا تو کون انکار کر سکتا ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: سر، اگر اجازت دیں تو ایک Important بات ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کو Concerned-----

جناب محمد جاوید عباسی: سر، ایک Important بات ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، بس ڈیفر ہو گیا ہے نا، Next پہ آپ پیش کریں۔ ظاہر شاہ صاحب دوبارہ۔ Lapsed.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جب ایجوکیشن کے دیگر سوالات ڈیفر ہو گئے ہیں تو اس کو بھی ڈیفر کر دیں کیونکہ ایلیمنٹری ایجوکیشن کے جو سارے کوئسچنز ہیں-----

Mr. Speaker: It is also deferred. Again Zahir Shah Sahib.

بیا به دا ایجوکیشن ټول ډیفر کړو۔ دا جی جاوید عباسی صاحب۔

* 623 ۔جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 09-2008 کے دوران صوبے کے مختلف اضلاع سے لوگوں کو اغواء کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سال 09-2008 کے دوران صوبے کے مختلف اضلاع میں ڈکیتی کی وارداتیں ہوئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) تاحال کتنے لوگوں کو اغواء کیا گیا ہے، کتنے لوگوں کو برآمد کیا گیا اور اغواء کاروں کے خلاف اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؛

(2) سال 09-2008 کے دوران صوبے میں کل کتنی ڈکیتی کی وارداتیں ہوئی ہیں، ان میں سے کل کتنے کیسز پر کارروائی ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیراعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) جی ہاں، یکم جنوری سال 2008 سے لیکر 30 اپریل 2009 تک اغواء کے کل 723 مقدمات درج / رجسٹرڈ ہوئے ہیں۔ ان مقدمات میں کل 1001 افراد اغواء کیے گئے تھے جن میں سے 874 افراد برآمد کیے گئے ہیں۔ مذکورہ مقدمات میں 2343 ملزمان ایف آئی آر میں چارج کیے گئے تھے جن میں سے 1157 ملزمان کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔ اس طرح اغواء کاروں کے 124 گروہ نیست و نابود کیے گئے ہیں۔

(2) عرصہ یکم جنوری 2008 سے لیکر 30 اپریل 2009 تک ڈکیتی کے کل 95 مقدمات درج / رجسٹرڈ ہوئے تھے۔ ان مقدمات میں 673 افراد کو ایف آئی آر میں نامزد کیا گیا تھا جن میں سے 189 ملزمان گرفتار ہوئے ہیں۔ ابھی تک 34 مقدمات کی تفتیش مکمل کر کے عدالت کو برائے سماعت بھیجی گئی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary, ji?

جناب محمد جاوید عباسی: جی سر، ایک تو یہ ہے کہ یہ کیبنٹ اگر اپنی Collective ذمہ داری سمجھتی ہے تو پھر تو اگر ایک منسٹر نہ بھی موجود ہو، یہ کوئی Precedence نہیں Set کر دینی چاہیئے کہ اگر ایک منسٹر نہیں تو پھر کوئسچن ڈیفر ہونا چاہیئے، پھر تو Collective اپنی ذمہ داری Feel کریں، ان کو جواب دینا چاہیئے۔

جناب سپیکر: ہاں، وہ Definitely ہے، Definitely ہے لیکن پرابلم-----

جناب محمد جاوید عباسی: یہ تو پھر اس طرح سپیکر صاحب، اگر ہاؤس چلائیں گے، یہ تو پھر ٹھیک نہیں ہے۔ جناب، یہ میرا کوئسچن جو ہے، یہ میں نے دیا تھا، اس میں میں نے انفارمیشن مانگی تھی جناب سپیکر، اس میں بڑی دلچسپ بات ہے، یہ میرا سپلیمنٹری ہے جی اس میں، میں نے کہا تھا کہ 09-2008 میں کتنے لوگوں کو اغواء کیا گیا تھا اور ان کے مقدمات درج کیے گئے؟ تو سر، ایک ہزار، ایک سو آدمی اغواء ہوئے ہیں

اور ابھی تک 874آدمیوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور باقی لوگ جو ہیں جناب سپیکر، ابھی تک ان کی گرفتاری کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا ہے کہ وہ گرفتار ہوں گے کہ نہیں ہوں گے، کس کے پاس ہیں؟ اور یہ وہ لوگ ہیں جو ایک بڑے 'کرائم' میں شامل ہیں۔ اگر اس طرح اتنی بڑی تعداد میں یہ پچھلے دو سالوں سے عوام میں موجود ہیں تو یہ کیا حال ہو گا؟ جناب سپیکر، اس سے بھی آگے دلچسپ بات ہے، یہ کہتے ہیں کہ 2343 کیسز ہم نے لوگوں کے خلاف رجسٹرڈ کیے ہیں اور 1157آدمی جناب سپیکر، انہوں نے گرفتار کیے ہیں۔ ایک ہزار دو سو چھ آدمی جناب، اس بڑے کرائم میں شامل ہیں، اغواء کے کیسز میں شامل ہیں، پچھلے دو سالوں سے جناب عوام میں موجود ہیں، اس سے بڑا لاء اینڈ آرڈر کا معاملہ، اور جناب، میں نے کہا تھا کہ ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئی ہیں جناب سپیکر، اس میں 673 لوگوں کے خلاف ابھی تک مقدمات درج ہوئے تھے، 189 لوگوں کو ابھی تک گرفتار کیا گیا ہے اور 504 ڈکیتی کے ملزمان جو ہیں، وہ پچھلے دو سالوں سے جناب سپیکر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اب اس پہ ضمنی کوئسچن کیا ہے جی؟

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> ضمنی کوئسچن میرا یہ ہے جناب سپیکر، کہ پولیس کو چاہیئے، یہ اتنے بڑے لوگ جو جناب سپیکر، لاء اینڈ آرڈر کا معاملہ ہے، اتنے سیریس کرائمز یا ڈکیتیاں ہیں، یہ جناب، اغواء برائے تاوان میں شامل ہیں، اتنے سالوں سے اتنے لوگ، جناب وہاں ابھی تک گرفتار کیوں نہیں کیے گئے اور اگر نہیں کیے گئے جناب، یہ میرا کوئسچن جو ہے، میں چاہتا ہوں کہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے، اس میں Probe کیا جائے، ہمیں بتایا جائے کمیٹی میں کہ کیوں اتنے لوگ ابھی تک جو ہیں، اتنے بڑے کرائمز میں شامل ہیں، اتنے بڑے ان کے خلاف مقدمات بھی درج ہیں اور گرفتار نہیں ہوئے، جناب سپیکر؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی، لاء منسٹر صاحب۔

لکی میں خودکش دھماکہ

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> دا یو خبره ډیره ضروری ده، دا خو سوالونه جوابونه دی، دا یو ډیره ضروری خبره ده جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا نه، دیکښې هیڅ نه، دیکښې به یو خبره هم نه وی۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> دا لږ ضروری ده۔

<u>جناب سپیکر:</u> نه دا چه څنګه، دیکښې شل منټه پاتې دی۔

وزیراطلاعات: دا سے د ہ جی چہ د ھما کہ شوے وی نو سوا لونہ معنیٰ نہ لری۔

جناب سپیکر: ګوره جی، دا سے کار د ے۔

وزیراطلاعات: ګوره جی، نن هغلته ځلور بجے------۔

جناب سپیکر: د ے پسے ټوله ورځ ده، بیا لګیا اوسئ کنه جی۔

وزیراطلاعات: ګوره جی، مونږ خو ترے ویریږو نه، دغه جنګ خو جی روان دے، اوس به جی ختمیږی او په پولیس باندے هغلته ګاډے ورغلو، نو نهه کسه پولیس والا پکښے شهیدان دی، لس پکښے عوام دی، دوه پکښے ماشومان دی، هغه په لکی کښے دی۔

جناب سپیکر: هغوی د پاره ځه اوکړو، دعا کوؤ؟

وزیراطلاعات: نه جی، دا خو تاسو چه هر ځه کوئ، هغه اوکړئ جی-----۔

جناب سپیکر: ډیبیټ پرے نه کوؤ دے وخت کښے، ډیبیټ به وروستو کوؤ۔

وزیراطلاعات: یره جی ما خو د ډیبیټ نه دی وئیلے، زۀ خو وایمه چه یو عوامی شے دے، ډیبیټ خو به هله خلق کوی چه رشتیا خبر شی، تفصیلات به وروستو راځی، د هغوی مذمت پکار دے، هغلته خلق هسپتالونو کښے پراته دی، اته ایمبولنسه بنوں ته ئے راوړے، ډکے دی، اوس پته لګی نه چه څومره به پکښے شهیدان وی، څومره به پکښے زخمیان وی؟ د دے ځائے نه یو آواز اوچتول دی، په هغه آواز باندے چه د هشتګردو خدائے خبر چه اوس به دلته څه 'اټیک' کیږی، نو په هغه حساب مونږ خبره کول غواړو۔ سوال جواب به ډیر اهم وی خو زۀ ستاسو په اجازت د هاؤس توجه دے ځائے ته راګرځوم چه دا هم هغه سلسله ده چه دهشت ګردو خپله جاری ساتلے ده او نن د پولیس په تهانړه باندے ورغلی دی، هغے سره په خوا کښے د اے سی او دفتر وو او بیا ورسره د ډی سی او زوړ کور وو، بیا ورسره د حیواناتو هسپتال وو، بیا د انسانانو هسپتال وو، چه په هغے کښے پورا تاوان شوے دے او موجوده چه کومه اطلاع ده، هغه دا ده چه په هغے کښے نولس کسان شهیدان شوی دی، ځلوردیرش په هغے کښے زخمیان دی، د دے نه زیات امکانات هم شته دے۔ مونږ د دغے دهشتګردو مذمت کوؤ او د

دے اسمبلئ د دے اجلاس په وساطت که هغه د سکول ماشومان دی، دومره په شدت دهماکه وه، روغ گاډے راغلے دے، د بارودونه ډک وو او هغه ئے پرے وردغه کړے دے چه ټرانسفارمر الوتے دے، د ماشومانو په سکول ورغلے دے او په هغے کښے دوه ماشومان په موقع باندے شهیدان شوی دی، نور تفصیلات به راځی، لهذا مونږ د دے هاؤس نه آواز اوچتوؤ، که ماشومان دی، که زنانه دی، که سړی دی او که پولیس والا دی، که سرکاری دی او که غیر سرکاری دی، دا د انسانانو قتل دے، دا د انسانانو دشمنان دی، پکار ده چه هر سړے ډیر په ایمانداریٔ خبره اوکړی، د ویرے وخت خو تیر دے، تر کومے به خلق ویریږی او په ویره ویره تر کوره پورے خلق رااورسیدل او په دے اسمبلئ کښے، په دے هاؤس کښے هم ډیر خلق خپل تحفظات لری، هر سړے ذکر نه کوی، د خلقو پکښے کورونه لاړل، بچی لاړل، وطن پکښے تباه شو، پکار ده چه د دے ځائے نه په ایمانداریٔ آواز اوچت شی، خیر دے چه دا قوم مری نو مونږ د هم مړه شو کنه۔ دا به تر کومے پورے مونږ لکه د غلو گرځو او په سوړو کښے به گرځو؟ پکار دا ده چه کوم سړے ایمان نه تیروی، دا د دے قوم وفادار نه دے، دا بے ایمانه دے۔ مونږ د دے شهیدانو سره یو، د دے غازیانو سره یو، مونږ د دے دهشت گردو خلاف جهاد ته ملا تړلے ده۔ په ژوند چه ژوندی یو، د دوئ خلاف به جهاد کوؤ۔ مونږ ئے په پرزور الفاظو کښے مذمت کوؤ او د شهیدانو لواحقینو ته د صبر تحمل او د بیمارانو د صحت د پاره دعا کوؤ۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

<u>جناب سکندر خان شیرپاؤ</u>: جناب سپیکر صاحب، زهٔ هم څه وئیل غواړم د دے باره کښے۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا پکار ده، یو دوه خبرے د اپوزیشن نه تاسو اوکړئ جی۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر)</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: اودریږه، گورنمنټ نه به تاسو او کړئ جی۔ بشیر خان! یو دوه منټه کښینئ جی۔ اول سکندر خان اوکړی، بیا تاسو اوکړئ جی۔تاسو به د گورنمنټ د سائډ نه اوکړئ جی، دوئ به د اپوزیشن سائډ نه مذمت اوکړی۔

جناب سکندر خان شیرپاؤ: زۀ ستاسو مشکور یمه، جناب سپیکر۔ دا میاں صاحب چه کومه خبره اوچته کړه، واقعی دا اهم خبره ده۔ ما د دے اجلاس شروع کیدو په وخت کښے تاسو ته چه دغه اوکړو نو ما دے باندے خبره کول غوښتل۔ واقعی چه لکی کښے دا کومه واقعه شوے ده، د دے چه مونږ څومره مذمت اوکړو نو زما خیال دے کم دے۔ پکار ده چه مونږه د هغه ځائے چه کوم کسان پکښے شهیدان شوی دی، د هغوی د پاره هم دعا اوکړو او کوم چه زخمیان دی، د هغوی د صحتیابئ د پاره هم دعا اوکړو۔ ورسره ورسره کوئټه کښے چه دا کومه واقعه د جمعے په ورځ شوے ده، دا د Sectarian یوه سلسله هم شروع شوے ده نو جناب سپیکر، د هغے هم زما خیال دے مذمت پکار دے او ورسره ورسره نن سحر چه کوم کوئټه کښے دهماکه شوے وه، په هغے کښے د 'سماء' رپورټر چه زخمی وو، نن سحر هغه هم حق اورسیدو نو د هغه د پاره هم که دعا پکښے اوشی۔ دا جناب سپیکر، یو سلسله روانه ده او کافی مودے نه روانه ده، په دے باندے بحثونه هم اوشول، دے باندے خبرے هم اوشوے، زما خو دا گزارش دے چه په دے باندے پکار ده چه یو تفصیلی بحث اوشی او مونږ د دے شی هم Review کړو چه اوسه پورے مونږه کومه پالیسی اپناؤ کړے ده چه د هغے څومره رزلټس راغلل؟ که هغے کښے څه خامئ دی چه د هغه خامئ لرے کولو مونږه کوشش اوکړو۔ دا به کله پورے مونږه راپاڅو او صرف روزانه به دا دغه کوؤ چه یره مونږه د دے واقعے مذمت کوؤ او د دے واقعے مذمت کوؤ؟ د دے یو حل رااوباسلو د پاره پکار ده چه یو تفصیلی او یو مفصل پالیسی جوړه شی او یو مفصل په دے باندے بحث اوشی او څو پورے چه دے باندے صحیح مونږه هغه Political will ځان کښے پیدا کړے نه وی جناب سپیکر، دا مسئله حل کیږی نه۔ که دا زمونږه خیال وی چه بهر نه به څوک راځی او مونږ له به دا مسئلے حل کوی نو دا هیڅ څوک نه، دا به مونږه پخپله راپاڅو او پخپله به دا مسئلے حل کوؤ نو هله به دا حل کیږی۔ جناب سپیکر، زما به دا خواست وی چه بیا تاسو که دوئ د پاره دا دعا اوکړئ۔

جناب سپیکر: بالکل جی، بالکل۔ بشیر بلور صاحب، آنریبل سینئر منسټر صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ دا کومه واقعه چه نن اوشوه او بیا دا دوه ورځے مخکښے په بلوچستان کښےچه کومه واقعه اوشوه سپیکر صاحب، په هغے کښے تقریباً61 کسان شهیدان شوی دی او څنګه چه شیرپاؤ خان خبره اوکړه نو زۀ داعرض کوم چه داپالیسی خو مونږه Already جوړه کړے ده، په دے باندے خو مونږه څو ځله بحثونه هم کړی دی او زمونږ خو دا کوشش وو چه مونږ دا خبره په خبرو اترو حل کړو، زمونږ خو دا ایمان وو چه مونږ خو عدم تشدد والا خلق یو، زمونږ خو کوشش دا وو چه مونږ په وروروالئ، په مینه او په محبت دا هر څه حل کړو خو تاسو اولیدل چه هغه اولتا په مونږه باندے بیا واوړیدل۔ مونږه ته خلقو دا وئیل چه دا ورته ټائم مو ورکړو چه هغوی نور ځان مضبوط کړی، باوجود دد ے نه چه زمونږه کوشش دا وو چه مونږه عوام د ځان سره کړو او بیا د هغوی خلاف ایکشن واخلو، نو تاسو اولیدل د خدائے فضل دے هغه زمونږ پالیسی کامیابه وه۔ په هغه ملاکنډ کښے د هغوی پورا حکومت وو او هغه لاء اینډ آرډر سیچویشن داسے نه وو، هغوی خو پورا خپل عدالتونه لګول، خپل حکومت ئے جوړ کړے وو، خپل پولیس ئے جوړ کړے وو او خپلے تهانړے ټولے ئے قبضه کړے وے او هلته کښے پورا حکومت وو، نن د خدائے په فضل زمونږ په Political will او زمونږ په خپل دغه باندے ، د فوج په جذبه باندے او د هغوی په همت باندے او د سوات د عوامو او د ملاکنډ د عوامو په همت، د ټول پاکستان د خلقو په هغه کوآرډنیشن په ملاکنډ کښے د حکومت 'رټ' قائم دے ، نو سپیکر صاحب، دا به مونږه سره هغوی کوی، حملے به هم کوی، دا داسے خبره نه ده سپیکر صاحب۔ دے سری لنکا کښے تقریباً 26 کاله جنګ اوشو، په برطانیه کښے د 'آئریش' سره تقریباً دوه سوه کاله جنګ اوشو، دا خو داسے نه ده چه قانون دے او مونږه به ورته هر څه Loose کړو چه راشئ؟ د هغوی خو ایجنډه دا ده چه هغوی د حکومت 'رټ' ختمول غواړی، د هغوی ایجنډه دا ده چه هغوی په دے ملک کښے حکومت کول غواړی، د هغوی ایجنډه دا ده چه د هغوی کوم سوچ دے ، په هغے باندے دا 51% زمونږه عوام په کورونو کښے مقید کول غواړی۔ هغوی د ماشومانو سکولونه الوزوی، هغوی خلق حلالوی، هغوی د بچو سکولونه الوزوی نو د دے نه پس به مونږه د هغوی سره څه خبره

اوکړو؟ دا کلیئر کټ خبره ده چه مونږ د هغوی سره د آخری وخت پورے به انشاء الله جنګ کوؤ۔ مرګ خو یوه ورځ دے، کومه شپه چه د کور ده، هغه په ګور نه ده، کومه چه په ګور ده، هغه په کور نه ده، نو په دے وجه باندے مونږه کلیئر یو او زهٔ خواست کومه خپل ټول هاؤس ته چه دا ځان کلیئر کړی چه مونږه د دوئ خلاف جنګ به کوؤ او انشاء الله آخری وخت پورے به جنګ کوؤ۔ چه مونږ پکښے مړه شو نو هیڅ پرواه نشته خو دا ده چه دا خلق به مونږه دے له نه پریږدو چه په دے ملک باندے قبضه اوکړی۔ دا مخکښے خو ډیره زیاته هله ګله وه، اوس د خدائے فضل دے کمے دے۔ دا خو په لکی کښے یو ورځ کښے تقریباً یونیم سل کسان شهیدان شوی وو، هغه شاه حسن خیلو کښے، مونږ لاړو هلته، مونږ اووئیل چه اوس دا هم اوشو، په لاهور کښے هم اوشو، په بلوچستان کښے هم اوشو، په کراچئ کښے هم اوشو نو مونږ به دا پریږدو چه دا د دوئ کوی او مونږه به ورسره ناست وو؟ مونږه به انشاء الله د هغوی خلاف سخت نه سخت کوشش کوؤ۔ باقی جنګ دے کنه، په جنګ کښے به شوک ګټی، شوک به بائیلی۔ زهٔ په دعویٰ سره وایم چه مونږ په حقه یو او انشاء الله دا جنګ به مونږه ګټو خو د دے د پاره لږ Political will او خپل ځان لږ مضبوطول غواړی او زهٔ دا وایمه سپیکر صاحب، چه دا خبرے چه مونږ دا اوکړو او دا اوکړو او بیا هغه کنفیوژن پیدا کول چه دے، هیڅ کنفیوژن نه دے، مونږه به دوئ سره مقابله کوؤ، انشاء الله ګټو به او د دوئ مقابله به کوؤ، آخری وخت پورے به دوئ سره انشاء الله خپل جنګ جاری ساتو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب میاں افتخار حسین صاحب سے گزارش ہے کہ کوئٹہ اور جو آج کا دھماکہ ہوا ہے، ان تمام کیلئے دعائے مغفرت وہ خود ہی کریں۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: زهٔ جی کوم خو دا سے ده جی چه زمونږ مشر خبرے اوکړے، د هغے د پاسه ما ته د خبرو مطلب دا دے چه ضرورت نشته۔

<u>جناب سپیکر</u>: خو د یو میسج تګ وو، هغه د اپوزیشن نه هم اوشو او د ګورنمنټ سائډ نه هم اوشو۔

وزیر اطلاعات: زۂ هغه خبره کول غواړم چه د دے رزلټ کوم اوخی جی، زۂ د سکندر خان ډیر مشکور یم چه هغوی د یووالی او د یکجهتیٔ د پاره د تشدد خلاف د ملګرتیا د لاس ورکولو دلته اعلان اوکړو او د دے د پاره واقعی چه مونږ له په شریکه د دے خلاف جهاد پکار دے او داسے زۂ دے ټولو ملګرو ته خواست کوم چه هر سړے د د خپل خپل طرف نه په دے باندے د یکجهتیٔ او د یووالی اظهار اوکړی او د هغے نه پس د پرے دعا اوشی۔ هر سړے د د خپل خپل کارنر نه دعا اوکړی۔ زۂ د سکندر صاحب یوځل بیا شکریه ادا کوم۔

جناب سپیکر: جناب ظاہر علی شاہ صاحب۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ جو آج واقعہ لکی میں رونما ہوا ہے، جمعے کو، پچھلے جمعہ کو کوئٹہ میں جو حادثہ پیش آیا تو حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک بڑا ظالمانہ قدم ہے اور ہم اسکی جتنی بھی شدید سے شدید مخالفت کریں تو وہ بھی کم ہے لیکن اس کیلئے ہم سب کو اکٹھا ہونا پڑے گا۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے اور آج میں پھر کہہ رہا ہوں کہ جس طرح ہم نے این ایف سی کے اوپر یا باقی ایشوز کے اوپر تمام پارٹیز کو اکٹھا کر کے ایک لائحہ عمل تیار کیا تھا تو اسلئے میں چاہتا ہوں کہ وہ پارٹیاں جو پارلیمنٹ کے اندر موجود ہیں اور جو پارلیمنٹ سے باہر ہیں، اس اسمبلی سے باہر جو پارٹیاں موجود ہیں، جن کی نمائندگی یہاں پر نہیں ہے، اس کو اس سطح پر اٹھانا چاہیئے اور مل کر ایک ایسا فیصلہ کرنا چاہیئے کیونکہ یہ قوم کے مستقبل کا سوال ہے اور اسی طریقے سے یہ درندے اگر اس طرح پھرتے رہے تو کل کو کسی کی بھی جان ومال کا تحفظ جو ہوگا، وہ بڑا مشکل ہو جائے گا۔ اس کیلئے ہماری موثر پالیسی اس وقت چل رہی ہے لیکن اس کو مزید Tender کرنے کیلئے تمام سیاسی، اپوزیشن کے لوگوں کو اور وہ جو اسمبلی سے باہر ہیں، سب سے آپ ووٹ لیکر اس کو مزید تقویت پہنچائی جائے اور اسکی جتنی بھی مذمت کی جائے کیونکہ صرف اس بات سے ہماری جان خلاصی نہیں ہوتی کہ ہم کہیں کہ جی اس کی مذمت ہو گئی ہے اور بات ختم ہو گئی، پھر کل کو کوئی اور واقعہ ہو جاتا ہے تو اس کیلئے تمام لوگوں کو سر جوڑ کے اکٹھا ہو کر بیٹھنا پڑے گا اور ایک ایسی حکمت عملی، اس وقت موجودہ حکومت جس طریقے سے کام کر رہی ہے، آپ دو سال پہلے کے حالات دیکھیں، آج کے حالات دیکھیں، اس میں زمین وآسمان کا فرق ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ سب لوگوں کو ساتھ لیکر چلیں کیونکہ ہم آج ایک بات کر دیتے ہیں تو کل کوئی صاحب ایسے ہی ایک بیان دے دیتے ہیں کہ جس سے پتہ لگتا ہے کہ وہ پاکستان کے عوام کی نمائندگی نہیں کر رہے ہیں کسی اور کی نمائندگی کر رہے ہیں، تو اس کیلئے میری یہ درخواست ہوگی کہ یہ

پارلیمنٹ کے اندر جو لوگ ہیں اور پارلیمنٹ سے باہر جو لوگ ہیں، انکو اکٹھا کر کے اسکے بارے میں مزید کارروائی کی جائے۔ جب تک ہم اس مصیبت کا مل کر مقابلہ نہیں کریں گے تو جو نتائج ہم چاہتے ہیں، شاید وہ ہم حاصل نہ کر سکیں۔

جناب سپیکر: مسلم لیگ کی طرف سے کوئی اس پر بات کرنا چاہتا ہے؟ جی جناب جاوید عباسی صاحب! اس پہ مذمتی بیان دیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ میاں صاحب نے جو آج۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید صاحب! ایک منٹ۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی۔

جناب سپیکر: یہ ہمارے معزز ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی، جناب فیصل کریم خان کنڈی صاحب تشریف لائے ہیں ہمارے ایوان میں، میں آپکی طرف سے انکو خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

پخیر را غلئ جی۔ جی، جناب جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ بڑا اہم معاملہ تھا اور جس طرح میاں صاحب نے اور دوسرے دوستوں نے آج بات کی ہے، ہم بڑے دکھی ہیں اور ہم بھی اسکی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ جو آج کا واقعہ ہوا ہے اور پچھلے ایک ہفتہ، دس دنوں سے یہ واقعات جاری ہیں، میں اس بات سے بھی واقف ہوں کہ اس صوبے کی حکومت نے اور اے این پی کے ہمارے ساتھیوں نے اس معاملے میں ہمیشہ بڑے دل سے اور بڑے زور سے ایکشن لیا ہے اور الحمد للہ جس بہادری اور جرات کے ساتھ انہوں نے کئی سالوں سے مقابلہ کیا ہے، یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ لوگ کہہ رہتے تھے کہ وہ بالکل اسلام آباد میں بھی داخل ہونے جارہے ہیں اور اسلام آباد پہنچنے جارہے ہیں، الحمد للہ یہ حکومت کیلئے تب ممکن ہوا تھا، جناب سپیکر، یہ بات ذرا سوچنے کی تھی کہ یہ ممکن تب ہوا تھا جب تمام سیاسی جماعتوں کے جو ہمارے بڑے ہیں، وہ سر جوڑ کے بیٹھے ہوئے تھے، نیشنل اسمبلی کے اندر انہوں نے اس پر ڈسکشن کی ہے، پرائم منسٹر صاحب نے بھی Initiative لیا ہے اور ہماری لیڈر شپ، جتنی بھی لیڈر شپ تھی، Including میاں محمد نواز شریف صاحب، سب نے Initiative لیا تھا، الحمد للہ سوات کے اندر جو امن نظر آیا، پھر اسکے پیچھے ایک عوامی حمایت تھی، آج بھی جو ظاہر شاہ صاحب نے بات کی ہے، وہ بڑی Important بات ہے، صوبے کی سطح پر

بھی ہونی چاہیئے۔ یہ Initiative حکومتوں کا کام ہے کہ وہ اس پر Initiative لیں اور اسی طرح ملکی سطح پر بھی ہونا چاہیئے۔ اس میں ہمیں سیاسی بات نہیں کرنی چاہیئے، یہ سب نے مل کر اسکا مقابلہ کرنا ہے۔ یہ وہ آگ ہے جس نے سب کو کھاڈالا ہے، جس نے سب کو جلا کر راکھ کر دینا ہے، اگر ہم سب نے ملکر اسکا مقابلہ نہیں کیا، یہ اس ملک کی Existence کے خلاف یہ معاملات چل رہے ہیں، یہ اس ملک کے انسٹی ٹیوشنز کی Existence کے خلاف بات ہو رہی ہے تو ہم جناب سپیکر، جو بھی ابھی تک حادثے ہوئے ہیں، انکی پرزور مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ جو بھی جلوس نکالے جارہے ہیں، ان کیلئے تو یہ روٹ خود متعین کرے یا اجازت بالکل کر دے کہ جی Extra ordinary situation ہے اس وقت ہمارے ملک کے اندر، تاکہ قیمتی جانوں کا ضیاع ہونے سے وہ بچ سکیں۔ مجھے اس پر بڑا دکھ ہے لیکن ہم چاہیں گے کہ جناب سپیکر، ایک دن پورا آپ چاہیں تو اس لاء اینڈ آرڈر کے معاملے کیلئے مختص ہونا چاہیئے۔ چونکہ ہماری واحد اسمبلی ہے شاید اس وقت پاکستان کی جو اس وقت سیشن میں ہے اور اس وقت ہمارا سیشن ہو رہا ہے تو ہم سارے اس لاء اینڈ آرڈر کے معاملے پر بھی، یہ جو بڑھتی ہوئی آگ ہے، Terrorism نے پھر اس دفعہ سر اٹھالیا ہے، اس پر بات کریں اور مجھے یقین ہے کہ حکومت Initiative لے گی۔ صوبے کے لوگوں کی بھی اور مرکز کے لوگوں کی بھی جب تمام لیڈرشپ بیٹھ جائے گی تو انشاء اللہ اسکی بہتری کیلئے امکانات نکلیں گے اور انشاء اللہ ملکر اسکا مقابلہ ہونا چاہیئے، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ جناب مفتی کفایت اللہ صاحب، جے یو آئی کی طرف سے اس پر دو لفظ بولے جائیں گے، اسکے بعد دعا بھی کریں۔ جناب مفتی کفایت اللہ صاحب! آپ بول رہے ہیں یا اختر علی صاحب بول رہے ہیں؟ مفتی صاحب خود بولیں، پھر اسکے بعد دعا بھی پڑھیں جی۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> زۀ به دعا اوکړمه، زۀ به دعا اوکړمه جی۔ حافظ صاحب د اوکړی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بسم الله اوکړئ، بس وایئ۔

<u>حافظ اختر علی:</u> مونږ خپله صلاح کړے ده کنه جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو له مے فلور درکړو، بسم الله کړئ جی۔

<u>حافظ اختر علی:</u> د خپل جماعت موقف چه کوم دے نو هغه زۀ بیانول غواړمه کنه، زۀ ډپټی پارلیمانی لیډر یمه جناب سپیکر صاحب۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، ډیره شکریه۔ یقیناً دا کومه واقعه چه د لکی مروت شوے ده او یا

مخکښے د کوئټے شوے دہ نو یقیناً د هغے چه څومره مذمت اوشی نو هغه کم دے۔ جناب سپیکر صاحب، یقیناً چه داسے واقعات اوشی نو زمونږه معمول دے دعاګانے هم کوؤ او بیا مذمتی قراردادونه هم پاس کیږی خو څه رنګ چه زمونږه ورونړو په دے باندے اظهار خیال اوکړو چه دا یوه مستقله او ډیره حساسه مسئله ده او زهٔ به دا خبره اوکړم چه زمونږه د جمیعت علماء اسلام موقف چه کوم دے نو هغه بالکل په ایوان بالا کښے او ایوان زیریں کښے مخکښے ته راغلے دےاو د هغوی موقف په رنړا کښے د سینیټ او د قومی اسمبلئ نه متفقه قرارداد پاس شوے دے لیکن مونږه نه پوهیږو چه کوم نادیده لاسونه چه دی، هغه په هغے قرارداد باندے عمل کولو ته نه پریږدی؟ یقیناًدا چونکه د پالیسئ سره تعلق لری او په هغے متفقه قرارداد کښے دا فیصله شوے ده چه یو به مونږه په خپله خارجه پالیسئ نظر ثانی کوؤ او یو په ملک کښے چه دننه کوم حالات دی نو د دے حل هغه جنګ نه دے او د دے حل آپریشن نه دے، دا د قومی اسمبلئ متفقه قرارداد دے او په هغے کښے دا فیصله شوے وه چه د مذاکراتو لار به اخلو۔ مونږه اوس هم دغه خپل موقف دوباره پیش کول غواړو او یقیناً که په دے باندے کله ډیبیټ کیږی یا د هغے د پاره یو مستقله ورځ مختص کیږی چه په هغے د ټولو جماعتونو چه د کوموایوان کښے نمائندګی شته او د کومو په ایوان کښے نمائندګی نشته، د ټولو هغه رائے په هغے باندے راشی۔ یقیناًدا ډیره افسوس ناکه واقعه ده، مونږه د هغے مذمت هم کوؤا و الله رب العالمین ته درخواست کوؤ چه الله تعالیٰ زمونږه په دے ملک کښے امن او استحکام راولی۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: جناب سپیکر، د دے سره دحکومت رټ نوم اخلئ، په هغے کښے دا نه ده چه کوم خلق بغاوت هم کوی او بیاهم مونږ هغوی سره مذاکرات کوؤ؟ هغه کوم قرارداد چه دے، د هغے تاسو متن رااوغواړئ اوګورئ، په هغے کښے دا ده چه کوم خلق د حکومت رټ منی، هغوی سره خبرے اترے کوؤ، مونږه خو انکار اوس هم نه کوؤ۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹهیک شوه۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: مونږه خو همیشه وایو چه خبرو اترو سره۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دے قرارداد یوه کاپی ما ته راکړئ جی۔ دعا اوکړئ جی۔ مفتی صاحب! تاسو دعا اوکړئ۔

(اس مرحلہ پر بم دھماکوں میں شہید ہونے والوں کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ د جاوید عباسی صاحب چه کوم کوئسچن وو نو په هغے باندے د گورنمنټ د طرف نه څوک خبره کوی؟ لاء منسټر صاحب۔

وزیر قانون: عباسی صاحب ریکویسټ کړے وو چه یره دا، عباسی صاحب سے فگرز میں کچھ تھوڑی بہت غلطی ہوئی ہے، مقدمات کی تعداد جو ہے، جو اغواء کے کیسز ہیں، وہ 723 ہیں اور ملزم جو نامزد ہیں، وہ 2343 ہیں، اب انہوں نے شاید Other way round ان مقدمات کو زیادہ سمجھا ہے۔ بہر حال اس میں میرے خیال سے آپ ڈیپارٹمنٹ کی Efficiency کو دیکھ لیں کہ 1001 اغواء شدہ افراد کو بازیاب کیا گیا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ 124 گروہ جو ہیں، وہ Bust کیے گئے ہیں، 124 بہت بڑی بات ہے جی۔ یہاں پر جب ہماری پراونشل گورنمنٹ آئی تو آپ کو یاد ہوگا کہ اغواء برائے تاوان کے بہت زیادہ کیسز تھے اور Specially پشاور اور مضافاتی علاقوں میں بہت زیادہ تھے، تو ہماری پولیس نے تو تقریباً ایک سال کے اندر ان کے اوپر بڑا سخت ہاتھ ڈالا اور 124 گروہ کو نیست و نابود کرنا آسان کام نہیں ہے، یہ تو میرے خیال میں گورنمنٹ کی بہت بڑی کامیابی ہے اور اسکے بعد، 09-2008 کے بعد 2010 کے آپ فگرز دیکھیں گے تو وہ بہت کم ہیں اللہ کے فضل سے، تو یہ کم از کم اسکی Recognition ہونی چاہیئے ہاؤس میں، اور دوسری بات یہ ہے کہ عباسی صاحب کی طرف سے حکم ہے کہ یہ کمیٹی میں جانا چاہیئے تو بالکل ہمیں اعتراض نہیں ہے۔ اگر یہ ہاؤس کی کمیٹی میں بھجوانا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Mr. Ahmad Khan Bahadur Sahib, MPA,

Question No. 624. Ahmad Khan Bahadur, not present. Pervez Ahmad Khan, Question No. 627.

* 627۔ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع نوشہرہ ایک وسیع و عریض علاقے پر محیط ہے جس میں تین چھاؤنیاں، نوشہرہ، چراٹ اور رسالپور واقع ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ نوشہرہ، جو تقریباً پچاس کلومیٹر وسیع رقبے پر مشتمل ہے، میں لوگوں کی حفاظت کیلئے پولیس فورس کی کمی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ پشاور تا راولپنڈی جی ٹی روڈ اور موٹروے کی نگرانی کیلئے ضلع میں پولیس فورس کی اشد ضرورت ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت ضلع نوشہرہ میں پولیس نفری میں کم از کم تین سو افراد کے اضافے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع ہذا میں نفری کی شدید کمی ہے۔ جہاں تک جی ٹی روڈ اور موٹروے کا سوال ہے تو ضلع ہذا میں جی ٹی روڈ کا کل رقبہ تاروجبہ سے لیکر خیر آباد تک اٹھاون کلومیٹر بنتا ہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

(1). بحد تھانہ پبی 12 کلومیٹر، (2). بحد تھانہ اضاخیل 13 کلومیٹر، (3). بحد تھانہ نوشہرہ کینٹ 3 کلومیٹر، (4) بحد تھانہ نوشہرہ کلاں 2 کلومیٹر، (5) بحد تھانہ اکوڑہ 28 کلومیٹر۔

اسی طرح موٹروے کا کل رقبہ ضلع نوشہرہ کی حدود میں چونتیس کلومیٹر ہے جس کی تفصیل یوں ہے:

تھانہ اکوڑہ 17 کلومیٹر، تھانہ رسالپور 15 کلومیٹر اور تھانہ اکبرپورہ 2 کلومیٹر۔

جی ٹی روڈ اور موٹروے کی حفاظت پولیس کے فرائض منصبی میں شامل ہے۔ اس وقت ضلع نوشہرہ پولیس اپنے محدود وسائل میں سے دن رات جی ٹی روڈ اور موٹروے پر موبائل گشت کرتی ہے تاکہ عوام کی جان و مال کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔ اس مقصد کیلئے ایک وقت میں جی ٹی روڈ پر چار موبائلز جو کہ چار تا سولہ نفری پر مشتمل ہوتے ہیں، ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ تاروچوک، رشکئی انٹرچینج، اے سی ایل

پل خیرآباد اور بالمقابل چو کی جڑوبہ پر مستقل بنیاد پر ناکہ بندی کی جاتی ہے اور مزید تارو سے خیرآباد پل تک مختلف مقامات پر بوقت عصر پانچ بجے سے رات دس بجے تک ناکہ بندی کی جاتی ہے اور ہر ایک مقام کی ناکہ بندی پر ایک تا چار کی نفری تعینات کی جاتی ہے جو کہ کل سات تا اٹھائیس کی بنتی ہے۔ علاوہ ازیں دو عدد موبائل QRF کسی بھی ناخوشگوار واقع کیلئے دن رات تیار رہتے ہیں جو کہ دو تا اٹھائیس نفری پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اسی طرح موٹروے پر بھی دن رات ضلع نوشہرہ پولیس کی دو موبائل گاڑیاں جو کہ ایک تا چار نفری پر مشتمل ہوتی ہیں، ہمہ وقت ڈیوٹی ادا کرتی ہیں اور بمقام رشکئی انٹر چینج ناکہ بندی کی جاتی ہے۔

جہاں تک نفری میں اضافے کا سوال ہے تو اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ نفری میں اضافے کی سفارش کی جاتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب پرویز احمد خان: دا جواب چه کوم راغلے دے ، د هغے نه مطمئن یم۔

جناب سپیکر: ٹھیک دے جی۔

جناب پرویز احمد خان: دا جواب چه د دوئ راغلے دے ، دے نه مطمئن یم۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب، موجود نہیں ہیں۔ پرویز احمد خان صاحب، کوئسچن نمبر 709۔

* 709 ۔جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موضع مصری بانڈہ، ضلع نوشہرہ میں پولیس سٹیشن کی منظوری دی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ کی تعمیر کیلئے بہترین اراضی علاقے کے عوام نے فراہم کی ہے جہاں پر پانی و بجلی کی سہولت دی جاسکتی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس حکام نے چار ماہ پہلے تھانے کیلئے مختص کردہ اراضی کا معائنہ بھی کیا تھا؛

(د) آیا یہ بھی درست کہ معلکی کے مقام پر پولیس چوکی کی تعمیر کی گئی ہے؛

اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مصری بانڈہ میں عوام کی جان و مال کی حفاظت کیلئے کب تک تھانے کی تعمیر اور معلکی پولیس چیک پوسٹ کیلئے نفری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جی نہیں، مصری بانڈہ میں پولیس سٹیشن کے قیام کے سلسلے میں کیس محکمہ پولیس صوبہ خیبر پختونخوا نے بذریعہ چٹھی نمبر 6271/A-3 مورخہ 19-05-2009 کو محکمہ داخلہ صوبہ خیبر پختونخوا کو بھیجا گیا تھا محکمہ داخلہ صوبہ خیبر پختونخوا نے بذریعہ چٹھی نمبر So (P-11)HD\12-83\08Vol-11)Noshehra کو محکمہ خزانہ کو بھیجا گیا۔ محکمہ خزانہ نے بذیعہ چھٹی نمبر U.O.No.BO-III/FD/7 /1 /2008-09، مورخہ 11.6.2009 محکمہ پولیس کی تجویز کی منظوری سے معذوری ظاہر کی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب پرویز احمد خان: دیکبنے سپلیمنٹری کوئسچن زما جی دا دے چه مخکبنے کال زمونږ د پولیس سټیشن د تعین منظوریانے شوے وے چه هغے کبنے یو مصری بانډه پولیس سټیشن هم شامل وو او هغے د پاره باقاعده د پولیس زمونږ د نوبنار نه د هغے هر یو شے ټهیک شوے وو خو بهرحال تر اوسه پورے د هغے د پاره نه څه فنډ الاټ شوے دے، نه هغه مونږ ته دوباره څه Reply شوے ده، نو زهٔ وایم چه د هغے د فنډ څه اوشو؟ کوم ځائے ته، باقی زهٔ متفق یم د دے سوالونو د جوابونو سره چه دا خومره ئے راکړے دی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسټر صاحب، د دے فنډ تپوس کوئ جی۔

وزیر قانون: داسے ده جی چه تهانړه به انشاء الله جوړیږی دغلته، دا Assurance ورکوم دوئ ته، دا صرف د فنانس ډیپارټمنټ دیکبنے Regret کړے څکه دے، دا خط چه کوم Attach دے، په دے باندے ئے لیکلے دی چه "Finance Department regrets its inability to give in the proposal due to late submission"، دا پیرا II چه کوم دے، دا چه کوم ورسره Annexure دے، د دے مطلب دا دے چه پولیس ډیپارټمنټ یا هوم ډیپارټمنټ دا Proposal د تهانړے د جون اولنئ هفته کبنے یا چرته ډیر لیټ ئے Submit کړے دے نو هغه په بجټ کبنے بیا هغه شان نه شو Reflect کیدے، نو دے کال به انشاء الله مونږه بالکل دا که خیر وی، کوؤ۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب، آنریبل ایم پی اے صاحب، جاوید عباسی صاحب، سوال نمبر 644۔

* 644 ۔جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلعی حکومتیں محکمہ بلدیات کے زیر نگرانی امور سر انجام دیتی ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اضلاع میں واقع ریسٹ ہاؤسز / گیسٹ ہاؤسز ضلعی حکومتوں کے پاس ہوتے ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) ضلعی حکومتوں کے زیر سایہ تمام ریسٹ / گیسٹ ہاؤسز کی تفصیل فراہم کی جائے;

(2) گزشتہ دو سالوں کے دوران مذکورہ ریسٹ / گیسٹ ہاؤسز کے اخراجات اور آمدنی کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) مطلوبہ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary.

جناب محمد جاوید عباسی: میں مطمئن ہوں، میری صرف ایک ریکویسٹ ہے کہ یہاں ریسٹ ہاؤسز میں بلور صاحب، لورا میں ایک ریسٹ ہاؤس ہے، اس علاقے میں ایک ہی ریسٹ ہاؤس ہے، بڑے عرصے سے خراب پڑا ہوا ہے، بند پڑا ہوا ہے، بس یہ ریکویسٹ ہے کہ ذرا محکمے کو کہہ دیں جناب، اس کیلئے جو بھی ہو سکے تاکہ وہ اس قابل ہو سکے کہ استعمال کیا جا سکے ورنہ وہ بلڈنگ پچھلے کئی سالوں سے بند پڑی ہے، تو اس سے بڑا نقصان ہو گیا، اس جگہ لورا میں، ہمارے اپنے علاقے میں، ان سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اس پر توجہ دی جائے، میں باقی جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، زۂ د دوئ شکر گزار یمه۔ عباسی صاحب چه د کوم ریسټ هاؤس خبره اوکړه، بد قسمتی دا ده-----

جناب سپیکر: اوس خو سیلاب راغے اوس، به څه ریسټ هاؤسونه پاک کړئ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! تکلیف دا دے چه مونږ دا ریسټ هاؤسونه څومره چه دی، هغے باندے مونږه څومره پیسے اولګوؤ کنه، بیا زمونږه دا دوستان چه لاړ شی، یو یو ریسټ هاؤس کښے شل شل کسان ډیره شی او دا ټول

سامان داسے گنڑی لکه چه بالکل خپل ذاتی، یعنی د حکومت سامان داسے گنڑی چه بالکل بس دا د دوئ دے نو دے باندے انشاء اللّٰه زۂ تسلی ورکوم چه کوم کوم دوئ پوائنټ آؤټ کوی، هغه به بالکل ټهیک کوؤ جی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ احمد خان بہادر صاحب۔ موجود نہیں ہیں۔ Again احمد خان بہادر صاحب، موجود نہیں۔ یہ تو سارے اس کے ہیں، سارے۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، احمد خان بهادر صاحب اوس میسج اوکړو چه زۂ ګیټ باندے یم، که د هغه تاسو دا نور کوئسچنز واخلئ او بیا ئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا Lapse شول۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بنه ټهیک شو، سر۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ گنڈاپور صاحب، سوال نمبر 375۔

* 375 ۔ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم ڈیرہ اسماعیل خان، ٹانک اور ملحقہ ایف آر علاقوں کیلئے گزشتہ دور حکومت میں ڈیرہ اسماعیل خان بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیرہ میں مختلف نوعیت کی پوسٹوں پر بھرتی بھی ہوئی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ڈیرہ بورڈ کے قیام سے اب تک ان تمام پوسٹوں کی تفصیل، بھرتی کا طریقہ کار یعنی اشتہار، ٹیسٹ، انٹرویو وغیرہ اور بھرتی شدہ امیدواروں کے کوائف بمعہ مکمل پتہ و ڈومیسائل، عہدہ کی نوعیت فراہم کی جائے;

(ii) نیز یہ بھی بتایا جائے کہ اگر کوئی آسامی خالی ہے تو کب تک حکومت اس کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بالکل درست ہے۔

(ج) (i) ڈیرہ بورڈ کے قیام سے اب تک مختلف کیڈر کی آسامیوں پر ساٹھ افراد بھرتی کیے گئے ہیں۔ مذکورہ آسامیاں پر کرنے کیلئے اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا جبکہ ان آسامیوں پر بھرتی ٹیسٹ /انٹرویو اور میرٹ لسٹ کے مطابق کی گئی ہے۔ بھرتی شدہ افراد اور انکے کوائف کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) ڈیرہ بورڈ میں اس وقت اٹھارہ آسامیاں خالی ہیں جن پر بھرتی باقاعدہ واشتہار کے ذریعے ٹیسٹ / انٹرویو اور قواعد وضوابط کے مطابق عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: څه سپلیمنټری پکښې شته جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔اس میں سر، میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ انہوں نے جو مجھے مواد دیا ہے،ان میں ڈی آئی خان بورڈ میں، یہ ان کی Tenure کی بات نہیں ہے،ان سے پہلے بھرتیاں ہوئی تھیں جس میں پرائیویٹ سیکرٹری ٹوچیئرمین، آفس اسسٹنٹ، پی اے ٹو سیکرٹری مختلف آسامیاں آئی تھیں اور ان کے متعلق میں نے ریکارڈ پوچھا تھا،اس میں سر،ان کا جو ریکارڈ ہے، وہ اپنے سوال سے ہی Tally نہیں کرتا۔اگر آپ کے پاس سر،اس کی کاپی ہو،میں پوائنٹ آؤٹ کرتا ہوں، Minutes of the Appointment Committee جو ہیں،اس میں وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پرائیویٹ سیکرٹری کیلئے چونسٹھ درخواستیں آئی تھیں،پچپن کو ہم نے کال کیا لیکن Actually Sir جو نام ہمیں Provide کیے گئے ہیں، وہ چھتیس ہیں۔اسی طریقے سے آفس اسسٹنٹ میں انہوں نے اپوائنٹمنٹ آرڈر میں لکھا ہے کہ 324 بندے تھے، 224 کو ہم نے کال کیا لیکن Actually ریکارڈ 113 کا ہے۔پی اے ٹو سیکرٹری کیلئے ٹوٹل 52 درخواستیں ان کے پاس آئی تھیں،انہوں نے لکھا ہے کہ 49 ہم نے کال کیے ہیں، موقع پہ جو ریکارڈ ہے، وہ 26 کا ہے۔اسی طریقے سے ڈیٹا انٹری آپریٹر میں بھی فرق ہے، سینئیر کلرک میں بھی فرق ہے، جونئیر کلرک، کمپیوٹر کلرک، بک بائنڈر، ان کا بالکل ریکارڈ ہی نہیں ہے، تو منسٹر صاحب سے سر، میری گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کردیں۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: جی۔جناب آنریبل منسٹر صاحب، سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مهربانی، سپیکر صاحب۔ زۀ خو مشکور یمه د اسرار خان څکه چه اکثر د داسې مسئلو مونږ ته نشاندهی کوی چه حقیقت دا دے چه هغې کښې څه نه څه مسئلے وی۔ په تیر سیشن کښې هم اجلاس کښې د بورډ په حواله باندې د دوئ څه 'آبزرویشنز' وو او اسرار خان ته هم پته ده او ستاسو د نالج او د انفارمیشن د پاره چه په بورډ کښې زمونږه چه کوم پوسټس وو، په

هغے کښے مونږ چینجز راوستل او زما یقین دا دے چه په هغه حواله باندے خو به اسرار خان مطمئن وی، بیا هم ما دلته اسرار خان ته وئیلے وو چه مونږ به ورسره رابطه کوؤ، مونږ ورسره رابطه کوله، زما پی ایس، ما وئیل چه مونږه ورته لږ تکلیف ورکړو ځکه چه د دغه سوال په حواله باندے چه په آفس کښے کښینی او څنکه چه ما ورته Assurance دلته کښے ورکړے وو خو بدقسمتئ نه اسرار خان په هغه وخت کښے په علاقه کښے وو نو رابطه اونه شوه، بهرحال یوه خبره سپیکر صاحب، ده د بهرتو په حواله باندے خو دا یوه خبره ډیره زیاته واضحه ده چه هیڅ قسم دا سے څه خبره نشته یا خدائے مه کړه چه دیکښے Nepotism شوے دے یا میرټ 'بائی پاس' شوے دے۔ تر کومے پورے چه دوئ د Applications خبره کوی نو مختلفو پوسټونو د پاره جی مختلف تعداد کښے درخواستونه راغی، بیا هم د دوئ چه په کوم څیز باندے اعتراض دے نو زما به خواست اسرار خان ته دا وی چه په ځائے د دے چه مونږه ئے کمیټئ ته ریفر کړو، مونږ به تکلیف ورکړو اسرار خان ته یو وارے بیا، اوس په پیښور کښے دے ماشاء الله، په دے هفته کښے دننه دننه به مونږ کښینو او چه کومه خبره وی نو انشاء الله زهٔ ورته Assurance ورکوم، اسرار خان به مطمئن وی انشاء الله۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، اسرار خان۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: اگر آپ پھر اس کو پینڈنگ رکھوا سکیں کیونکہ سر، اس کا مسئلہ یہ ہے کہ یہ سوال تین بار ٹیبل ہوا ہے اور اس کے بعد اس کا کوئی Way out نہیں نکلتا۔ میں سر، کوئی Out of Block solution کی بات نہیں کر رہا، انہی کا سر، ریکارڈ ہے، Minutes of the meeting میں جو اپوائنٹمنٹ آرڈر ہے، اس میں اور جو آخر میں لسٹ ہے سر، اس میں فرق آ رہا ہے، تو میں یہ کہتا ہوں کہ یا تو پھر یہ Breach of Privilege ہے کہ اسمبلی میں غلط ریکارڈ Produce کر رہے ہیں اور اگر نہیں ہے سر، تو پھر اس کی Facts Finding ہونی چاہیئے کہ یہ کیوں ہے؟ اور یہ تیسری بار ہے سر، کہ یہ سوال ٹیبل ہو رہا ہے، تو میری سر، بابک صاحب سے یہ ریکویسٹ ہوگی کہ یہ جو Tenure ہے، اس وقت تو یہ منسٹر بھی نہیں تھے، تو اگر اس کو ریفر کرا دیں تو اس میں کیا قباحت ہوگی؟

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned

Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

624 ۔جناب احمد خان بہادر: کیاوزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیایہ درست ہے کہ مردان میں پولیس نفری موجود ہے;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ ضلع مردان میں پچھلے تین سالوں سے قتل،اغواء برائے تاوان،زنا اور چوری کی وارداتیں ہورہی ہیں;

(ج) اگر(الف)و(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1)مردان میں پولیس کی نفری اور موبائل گاڑیوں کی تعداد کتنی ہے، گاڑیوں پر گزشتہ تین سالوں میں پیٹرول اور مرمت کی مد میں کتنا خرچہ آیاہے، تفصیل فراہم کی جائے;

(2) تھانہ سٹی، تھانہ ہوتی، تھانہ صدر اور تھانہ شیخ ملتون میں گزشتہ تین سالوں میں مذکورہ جرائم کے کتنے کیسز رجسٹرڈ ہوئے ہیں اور کتنے کیسز میں پولیس کو کامیابی حاصل ہوئی ہے؟

جناب امیر حیدر خان(وزیراعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ضلع مردان میں پولیس نفری کی تعداد 2949 ہے اور موبائل گاڑیوں کی تعداد 110 ہے۔ گزشتہ تین سالوں کے دوران پیٹرول کا خرچہ مبلغ 3,69,23,935 روپے ہے اور مرمت پر مبلغ 57,83,942 روپے ہے۔

گزشتہ تین سالوں کے دوران قتل،اغواء،زنا اور چوری کے جرائم کی تھانہ وائز تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

جرائم	تھانہ سٹی	تھانہ ہوتی	تھانہ صدر	تھانہ شیخ ملتون
قتل	46	69	55	46
اغواء	11	2	3	3
زنا	11	0	0	0
چوری	22	13	12	12

ضلع ہذا میں زیادہ قتل کے مقدمات کی وجہ سے عناد یا تو ذاتی دشمنی تھی یا زبانی تکرار۔ پولیس نے بر وقت انسداد کارروائی کے علاوہ ملزمان کو گرفتار کیا ہے اور جتنے بھی افراد کو تاوان کی غرض سے اغواء کیا گیا تھا، ان سب کو بحفاظت بازیات کیا ہے اور اغواء کاروں کو گرفتار کرکے قانون کے کٹہرے میں لا کھڑا کیا گیا ہے۔ چوری کے زیادہ تر مقدمات کو کامیابی سے ہمکنار کرکے مال مسروقہ کو برآمد کیا ہے اور ملزمان کو گرفتار کیا ہے، نیز زنا کا کوئی مقدمہ عرصہ مذکورہ میں درج / رجسٹر نہیں ہوا۔

660 ۔جناب احمد خان بہادر: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے مردان نے 2003 تا حال مختلف ماڈل کی گاڑیاں خریدی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) 2003 تا حال کتنی گاڑیاں خریدی گئی ہیں اور خریداری کا طریقہ کار کیا تھا؛

(2) مذکورہ گاڑیاں کس مقصد کیلئے خریدی گئی ہیں اور اس وقت یہ کس حالت میں ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز ہر گاڑی کی قیمت خرید بتائی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) سال 2003 تا حال ٹی ایم اے مردان نے مندرجہ ذیل گاڑیاں خریدی ہیں:

i۔ ایس ایس آر۔ ii۔ ٹریکٹر بمع بریگیڈ۔ iii۔ فائر بریگیڈ۔ iv۔ ڈنگ پنگ چھوٹا ٹریکٹر۔

2: طریقہ کار: مندرجہ بالا گاڑیاں بذریعہ اشتہارات روزنامہ 'الاخبار'، مورخہ 3 ستمبر 2006 اور 'مشرق'، مورخہ 18 اگست 2006 کو ٹینڈرز طلب کرکے خریدی گئی ہیں۔

مقاصد: (i) ایس ایس آر برائے استعمال تحصیل ناظم صاحب۔

(ii) ٹریکٹر بمع بلیڈ، ٹرالی و دیگر اوزار برائے سینی ٹیشن استعمال۔

(iii) فائر بریگیڈ آگ بجھانے کیلئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

(iv) ڈنگ پنگ تنگ گلیوں سے کوڑا کرکٹ اٹھانے کیلئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ تمام گاڑیاں صحیح حال میں ہیں اور انکی تا حال بورنگ وغیرہ نہیں ہوئی ہے۔

قیمت:

(i) ایس ایس آر 18, 52,000/- روپے۔

(ii) ٹریکٹر بمع بلیڈ، ٹرالی و دیگر اوزار 9, 80, 8000/- روپے۔

(iii) فائر بریگیڈ 42, 95,000/- روپے۔

(iv) ڈنگ پنگ چھوٹا ٹریکٹر 2, 20,000/- روپے۔

665 ۔ جناب احمد خان بہادر: کیا وزیر بلدیات ودیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے مردان نے 09-2008 کے دوران سٹریٹ لائٹس کی خریداری کی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) مذکورہ مد میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے;

(2) فی راڈ قیمت کتنی ہے اوران کو کن بنیادوں پر تقسیم کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) سٹریٹ لائٹس کی مد میں سٹریٹ لائٹ راڈ باڈیوں اور انرجی سیور بمع مکمل بریکٹ کی خریداری کی گئی ہے، مذکورہ مد میں مبلغ -/12,50,000 روپے خرچ کیے گئے ہیں۔

(2) فی مکمل راڈ باڈی کی قیمت مبلغ -/900 روپے ہے اور تمام راڈ باڈیوں اور انرجی سیورز کو متعلقہ نائب ناظمین کے حوالے کیا گیا۔

670 ۔ جناب احمد خان بہادر: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مردان ترقیاتی ادارہ میں کافی عرصہ سے کنٹریکٹ ملازمین کام کر رہے ہیں;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ادارے میں نئی بھرتیاں بھی کی گئی ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ پہلے سے موجود کنٹریکٹ ملازمین نے نئی بھرتیوں کے خلاف لیبر کورٹ میں اپیل دائر کی ہے اور اسکے خلاف انہوں نے حکم امتناعی حاصل کی ہے;

(د) آیا یہ درست ہے کہ لیبر کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کرنے کے باوجود مزید بھرتیاں کی گئی ہیں;

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مردان ترقیاتی ادارہ میں پہلے سے موجود کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے;

(2) نئی بھرتی شدہ ملازمین کی تعداد عرصہ دراز سے تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے;

(3) آیا لیبر کورٹ کے حکم امتناعی کے باوجود کی گئی بھرتیاں غیر قانونی نہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی نہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) مردان ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں کوئی کنٹریکٹ ملازم نہیں ہے اور چند 'ورک چارج' ملازمین نے نئی بھرتیوں کے خلاف لیبر کورٹ میں اپیل دائر کی ہے جو کہ زیر سماعت ہے۔

(د) جی ہاں۔ لیبر کورٹ سے حکم امتناعی جاری ہونے کے باوجود دو بندوں کو مالی کی آسامیوں پر بھرتی کیا گیا ہے، تاہم ان بھرتیوں پر لیبر کورٹ نے ابھی تک کوئی اعتراض نہیں کیا ہے۔

(ہ) (1) چونکہ ادارہ مذکورہ میں کوئی کنٹریکٹ ملازم نہیں ہے، لہذا تعداد کی ضرورت نہیں۔

(2) مستقل بنیاد پر نئے بھرتی شدہ ملازمین کی تعداد اکیس ہے جن کی تفصیل بمع تاریخ بھرتی فراہم کی گئی۔

(3) جی ہاں، لیکن تاحال لیبر کورٹ نے ان بھرتیوں پر کوئی اعتراض نہیں کیا ہے۔

677۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالاکنڈ ڈویژن میں حالیہ بحران کے دوران سرکاری و نجی املاک کو شدید نقصان پہنچا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ملاکنڈ ڈویژن کے ہر ضلع میں جتنی سرکاری املاک کو نقصان پہنچا ہے اور جو سویلین لوگ شہید ہوئے ہیں، ان کی حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) دسمبر 2008 تک متاثرہ علاقوں کا سروے کیا گیا تھا جس کے مطابق نقصانات کی تفصیل یوں ہے:

(1) انسانی جانوں کا ضیاع:

ضلع	ہلاک شدہ	زخمی	واجب الادا معاوضہ (ملین)
سوات	592	1106	288.200
دیر بالا	10	19	4.900
دیر پائیں	21	70	13.000
شانگلہ	13	26	6.500
بونیر	50	31	18.100

مالاکنڈ	06	03	2.100
میزان	692	1255	333.100

(2)تباہ شدہ سرکاری املاک کی تخمینہ لاگت 727.630

(3)تباہ شدہ نجی املاک کی تخمینہ لاگت 1543.621

کل میزان 8604.351

تاہم کچھ علاقے ناقابل رسائی ہیں جہاں اب بھی آرمی آپریشن 'راہ راست' آخری راؤنڈ جاری ہے، جونہی ان علاقوں میں کارروائی ہو جائے گی تو نیا سروے کیا جائے گا جس سے مزید نقصانات کا اندازہ ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں وفاقی حکومت نے 115 ملین روپے پہلے ہی جاری کیے ہیں جو کمشنر ملاکنڈ کے حوالے کیے گئے ہیں۔ کمشنر مالاکنڈ نے یہ رقوم متاثرین میں تقسیم کرنے کیلئے ضلعی رابطہ افسران شانگلہ اور سوات کے حوالے کی ہیں۔ اس کے علاوہ وفاقی حکومت نے مزید 272.650 ملین روپے صوبائی حکومت کو جاری کیے ہیں جو عنقریب کمشنر مالاکنڈ کو ارسال کیے جائیں گے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چند معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، جن میں حاجی قلندر خان لودھی صاحب نے 6 ستمبر تا 9 ستمبر 2010، جناب ہدایت اللہ خان صاحب نے 6 ستمبر تا اختتام اجلاس، جناب شاہ حسین صاحب اور جناب ثناء اللہ خان میاخیل صاحب نے 6 ستمبر تا 8 ستمبر 2010 جبکہ جناب شکیل بشیر عمرزئی صاحب، محترمہ یاسمین ضیاء صاحبہ اور جناب سمیع اللہ خان علیزئی صاحب نے 6 ستمبر 2010 کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted. Item No. 8 ------

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: جی عاطف خان، جی۔

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، زهٔ یو ډیره ضروری خبره د دے هاؤس په نوټس کښے راوستل غواړمه، توجه غواړمه جی۔ دا زمونږ په دے حلقه کښے پشاور پبلک سکول دے او په هغه سکول کښے

د سیکنډ شفټ د پاره د استاذانو اپوائنټمنټ شوے وو او د هغے باقاعده تشهیر شوے وو۔ د هغے هغه ټیسټ او انټرویو 'ایټا' والو کړے وه او هغے ته ډیر کسان راغلی وو، هغے کښے بائیس کسان سیلکټ شوی وو خو چونکه د هغے سکول د نظام د چلولو د پاره باقاعده BOG موجوده دے او د هغه BOG د Approval نه بغیر د هغه استاذانو هغه سروس ختم کړے شوے دے او هغوی ئے د نوکرئ نه برخاست کړی دی، پکار خو دا وه چه یو 'پراپر' طریقے سره د هغوی هغه معروضات اوریدلے شوے وے او د هغوی هغه مسئله BOG ته تلے وے او په BOG کښے هغه څیز ډسکس شوے وے او که بیا یو Decision پرے راغلے وے نو یو خبره ده۔ دا پرنسپل صاحب راوچت شوے دے او د هغه خلقو خلاف ئے فیصله کړے ده او هغه خلق ئے د نوکرئ نه ویستے دی، نو یو طرف ته خو په ملک کښے بے روزګاری ډیره زیاته ده جی او بل طرف ته مونږه خلقو سره داسے عمل کوؤ نو ښه خبره دا ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، نو دا ئے چه اوویستل نو نور ئے پرے اغستے دی که نه هغسے ئے ویستے دی؟

جناب عطیف الرحمان: نه جی، هغه داسے کار شوے دے چه کوم د مارننګ شفټ استاذان وو، هغوی ته ئے هغه ډیوټئ په حواله کړے ده چه هغوی د اول په مارننګ شفټ کښے ټیچنګ کوی او د مارننګ نه پس سیکنډ شفټ والا به ټیچنګ کوی۔

جناب سپیکر: نه، نو دا دومره تورزن دی چه یو شفټ د سحر هم اوچلوی او بیا د ماښام هم دا چلوی؟

جناب عطیف الرحمان: نو په دے څیز باندے خبره پکار ده۔ بابک صاحب ناست دے، ما وئیل چه خا مخا په دے باندے خبره اوکړی۔ دا خو جی هغه خلقو سره زیاتے دے۔

جناب سپیکر: دا کوم سکول؟

جناب عطیف الرحمن: دا پشاور پبلک سکول، دا ورسک روډ باندے نه دے جی؟

جناب سپیکر: ہاں،ہاں۔

جناب عطیف الرحمان: د هغه سکول د استاذانو مسئله ده جی۔

جناب سپیکر: جی، جناب بابک صاحب، دا خو ډیر ښائسته سکول دے، د دۀ حلقه کښے دے او زما هم دے، نو دیکښے دومره تکړه استاذان خو ما نه دی لیدلی چه یو شفټ اوچلوی او هغه د ماښام بیا بل شفټ هم چلوی، دا دیکښے څه دغه راغلے دے؟ جی، بسم الله۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! داسے ده چه لکه څنګه چه علم دریاب دے، داسے ایجوکیشن ډیپارټمنټ هم ډیر لوئے دریاب دے او دا عاطف خان چه داسے نوے نوے سوالونه راوړی، پکار دا ده چه سوال ئے راوړے وے چه مونږ ته پته لګیدلے وے چه حقیقت څه دے جی؟ بهرحال دوئ خبره اوکړه، اوس په دے موقع باندے خو ما ته دا پته نه وه چه داسے قسمه سوال به دوئ راوړی یا داسے قسم له فیصلے نه بذات خود نه یم خبر۔

جناب سپیکر: نه، نه، دا ټهیک ده، دا خبره ستا صحیح ده۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا خبره به ورله حل کړو انشاء الله۔

جناب سپیکر: عاطف خان! چه دا اجلاس ختم شی نو بابک صاحب او تاسو دواړه به راشئ، دا ډیر ښائسته سکول دے او دیکښے به نوے نوے تجربے نه کوؤ، دواړه به راځئ نو امید دے، ما سره به کښینئ نو دا مسئله به حل کوؤ۔ شکریه۔

ہنگامی قوانین

Mr. Speaker: The honourable Law Minister, on behalf of Excise & Taxation Minister, to please lay on the table of the House 'the Provincial Motor Vehicle Khyber Pukhtunkhwa (Amendment) Ordinance, 2010'.

Barrister Arshad Abdullah (Minster for Law): On behalf of honourable Minister Excise & Taxation Khyber Pukhtunkhwa, I would wish to present before this august House 'the Provincial Motor Vehicle Khyber Pukhtunkhwa (Amendment) Ordinance, 2010'. Thank you.

Mr. Speaker: Its stands laid. Item No. 9: Shazia Tehmash Bibi, to please move her resolution regarding disapproval of 'the Khyber

Pukhtunkhwa Child Protection & Welfare Ordinance, 2010' under rule 111 of the Procedure & Conduct of Business Rules, 1988.

Ms. Shazia Tehmas: Thank you very much, Mr. Speaker, but my name is Shazia Tehmas Khan because there is another Member having the same name, with a difference of 'س' and 'ش'; so my name is with 'س', Shazia Tehmas Khan.

Mr. Speaker: Your name is Shazia Tehmash and her name is Shazia Aurangzeb.

Ms. Shazia Tehmas: No, no, Malik Tehmash; it'`s Malik Tehmash and Shazia Tehmas.

Mr. Speaker: Malik Tehmash Khan or Shazia Tehmash Khan.

محترمہ شازیہ طہماس: 'ش' نہیں، 'س'، سر۔

جناب سپیکر: طہماس خان۔

محترمہ شازیہ طہماس: جی سر۔

جناب سپیکر: طہماس خان۔

Ms. Shazia Tehmas Khan: Thank you very much, Sir.

جناب سپیکر: اس کی ذرا وہ کریں، پھر آئندہ کیلئے۔ جی، بی بی۔

Ms. Shazia Tehmas Khan: I intend to disapprove the Khyber Pukhtunkhwa-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ایک شازی خان صاحب بھی ہیں۔

جناب سپیکر: شازی خان ابھی ہے ہیں نہیں، اسلئے آپ بول رہے ہیں نا، اس کا بھی-----

محترمہ شازیہ طہماس: نہیں سر، یہ اس کا Nick name ہے۔ I intend to-----

جناب سپیکر: آج بہت لمبا چوڑا ایجنڈا ہے جی، Kindly تھوڑا سا وہ کریں جی۔

قرارداد بابت ناپسندیدگی ہنگامی قانون

Ms. Shazia Tehmas Khan: I intend to disapprove 'the Khyber Pukhtunkhwa Child Protection and Welfare Ordinance, 2010' under rule 111 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, as the Government has promulgated and prejudised the same Ordinance under my Private Member Bill`s Title "The Khyber Pukhtunkhwa Child Protection and Welfare Bill, 2010".

جناب سپیکر، جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ پچھلے سال سے اس ضمن میں حکومت کو متعدد بار یاد دہانی کرا چکی ہوں اور اس میں Reminders بھی آپ کے سیکرٹریٹ کے توسط سے ایشو ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب، ہاؤس سے میری گزارش ہے اور خصوصاً وزراء صاحبان سے کہ وہ اس پر توجہ دیں تاکہ پھر دوبارہ مجھ پہ فیصلے واپس نہ کیا کریں۔ جناب بابک صاحب۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: وہ خیر ہے، وہ ٹائم ہے۔ جی یہ پیچھے، آپ کے پیچھے بہت اچھی اسمبلی لگی ہے، دوسری 'منی' اسمبلی لگی ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ کی طرف نہیں، ان کی طرف اور سارے Important وزراء صاحبان ایک جگہ اکٹھے ہوئے ہیں، خدا خیر کرے کیا پلاننگ ہو رہی ہے ؟

جناب محمد جاوید عباسی: یہ مستقبل کی دوسری اسمبلی ہے۔

جناب سپیکر: اچھا مستقبل کی دوسری اسمبلی لگائی ہے ؟

جناب سپیکر: جی، بی بی۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سب سے پہلے یہ Resolve کر لیتے ہیں پھر میری ریزولیوشن پر آ جاتے ہیں سر۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) جی، ظاہر شاہ صاحب! کیا ایجنڈا یا لائحہ عمل ڈسکس ہو رہا ہے ؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): سر، اتنا اہم معاملہ نہیں ہے کہ اس میں جاوید عباسی صاحب اپنا بولنے کا حق ادا نہ کر دیں اور پتہ نہیں کہ کونسی چیز یہ صبح کھا کر آتے ہیں جو ان سے ہضم نہیں ہوتی ہے ؟ (قہقہہ)

جناب سپیکر: نہیں، وہ بابک صاحب سے لکی مروت کیلئے کچھ پلاننگ کر رہے تھے۔ بابک صاحب سے بھی ہو کر آیا۔ آپ کا تو ہو گیا نا؟

محترمہ شازیہ طہماس: نہیں سر، تھوڑا مجھے موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: نوٹس تو ہو گیا۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: 'کمپلیٹ' نہیں ہوا، سر۔ ریزولیوشن ہے، سر۔

جناب سپیکر: Explain کریں۔ بی بی! جلدی کریں، بہت لمبا ایجنڈا ہے جی۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: جی، میں آ رہی ہوں۔ میری قرارداد جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پچھلے سال سے اس ضمن میں میں نے حکومت کو متعدد یاددہانیاں کرائی ہیں اور آپ کے سیکرٹریٹ کے توسط سے میرا خیال ہے گیارہ کے قریب نوٹسز ایشو ہو چکے ہیں کہ جتنی بھی میری لیجسلیشن ہے، Particularly چائلڈ پروٹیکشن کے حوالے سے، وہ جلد از جلد اسمبلی کے فلور پر آنی چاہیئے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ نہ صرف میرے پرائیویٹ ممبر زبل کو روک دیا گیا بلکہ اس کے اوپر گورنر صاحب نے اپنا آرڈیننس جو ہے، حکومت کے توسط سے پیش کیا۔ پھر Secondly جو اس میں میرا Objection ہے، وہ یہ ہے کہ زیادہ تر میرے بل کے آرٹیکلز نکال کے Cut and paste کیے گئے ہیں، تو میں اس طرح کی Tradition کو مناسب نہیں سمجھتی۔ میں شکریہ ادا کرونگی آپ کا بھی کہ اس سلسلے میں آپ نے باقاعدہ جو اپنی ناخوشی کا اظہار اس ضمن میں کیا ہے اور باقاعدہ ان کو لیٹر بھی کیا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ اس کے باوجود اس پر کوئی عملدرآمد نہیں کیا گیا۔ ڈیڑھ سال ہو گیا، نہ صرف یہ 'بل' بلکہ اس کے ساتھ میرے دو متعلقہ اور بلز بھی ہیں، وہ بھی ابھی تک پینڈنگ ہیں۔ میری گزارش آپ سے یہ ہے، جو اعتراضات ہیں، ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اس ایوان سے میری گزارش ہوگی کہ یہ جو چائلڈ پروٹیکشن آرڈیننس ہے، اس کو Disapprove کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔ لاء منسٹر صاحب! اودریږئ جی، تاسو کښېنئ۔

جناب عبدالاکبر خان: آنریبل ممبر صاحبہ نے ریزولیوشن 'موو' کی ہے Disapproval کی جناب سپیکر، میری بھی حکومت سے یہ درخواست ہوگی کہ وہ جو آرڈیننس انہوں نے Promulgate کیا ہے، اس میں بہت سی Flaws ہیں اور وہ بڑی Technical flaws ہیں اور بڑی صحیح Flaws ہیں، میں ان میں چند کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اب جناب سپیکر، اس کے آفس کا جو کمیشن ہے، جو اس کے تحت کمیشن بنے گا، آپ اس میں دیکھیں، یہ سیکشن 3 کا سب سیکشن 4۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، دا خو تاسو هغه بله ورځ پخپله فیصله کړے وه چه او دا به بله ورځ پیش کوؤ۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: نه ما خو دا سے نه دی وئیلے۔

جناب سپیکر: گوره بشیر خان، تاسو پخپله اووئیل چه او دا به بله ورځ پیش کوؤ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! تاسو د دے دا ریکارډ رااوباسئ، ما په فلور آف دی هاؤس وئیلے دی چه دیکښے به امنډمنټ پیش کوم-----

جناب سپیکر: کیسټ به درته رااوباسم او هغه به ټول واورئ پخپله۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بالکل زهٔ ذمه وار یمه۔ دوئ دا منلی هم وو چه او دوئ د امنډمنټ پیش کړی۔

جناب سپیکر: ما په هغه ورځ باندے دے باندے د هاؤس نه هم تپوس کړے وو۔

سینیئر وزیر (بلدیات): تاسو تپوس اوکړئ، مونږ دا وایو-----

جناب عبدالاکبر خان: تاسو وئیل چه مونږ به دا د پیر په ورځ باندے اخلو۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نه، نه، مونږ وئیل چه مونږ به دے باندے امنډمنټ پیش کوؤ۔

جناب سپیکر: دا تاسو په څه باندے وایئ؟

جناب عبدالاکبر خان: دے په څه باندے وائی؟

جناب سپیکر: دے مړه، ایډیشنل ایجنډا بنائی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا DDACوالا، دا DDACوالا-----

جناب سپیکر: دے باندے هغه بله ورځ تاسو د هاؤس نه هم ما تپوس کړے وو۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جی ما دا عرض کړے وو چه مونږ دیکښے امینډمنټ به راولو سبا، بل پرون او پرون چھټی وه نو په دے وجه باندے، Two clear days د امنډمنټ د پاره رولز کښے شته نو زهٔ دیکښے امنډمنټ، او چه راتلم نو ما دوئ سره خبره هم کړے ده-----

جناب سپیکر: اوس دے وخت کښے خو لا دا د ډسکشن لاندے نه دے کنه۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جی؟

جناب سپیکر: دے وخت کښے دا د ډسکشن لاندے خو نه ده، اوس خو دا ګوره، دا Disapproval notice د ډسکشن لاندے دے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نه جی، دا نور هم راغلل کنه-----

جناب سپیکر: هغه چه بیا وروستو چه کله راشی، هغه وخت به تاسو د ډ سکشن لاندے راولئ۔

سینئیر وزیر (بلدیات): دا به هم بیا دغسے پاس کړئ تاسو او بیا به مونږه جهګړے کوؤ نو په دے وایم چه دا اضافی ایجنډا پکار نه وه چه لیږله مو، دے ته Two clear days پکار دی۔

جناب سپیکر: نه دا بشیر بلور صاحب، تاسو پخپله، دا زمونږ وخت د هاؤس خرابوئ، د هر څیز خپل یو ټائم وی، هغه ټائم چه راشی بیا خبره کوئ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اس آرڈیننس کے 'انڈر' جو چائلڈ پروٹیکشن بنے گا، اس میں جناب سپیکر، چودہ ممبرز ہیں سارے اور اس میں ایک Elected member بھی، سوائے منسٹر کے Elected member ہوگا اس ہاؤس کا، باقی چودہ میں سے کوئی بھی، آپ کی یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ میں یا ہسپتالوں کی منیجمٹ کونسل میں ایک ایم پی اے کا لکھا ہوا ہے کہ وہاں پر سپیکر کی مرضی سے ہوگا اور دوسری جناب سپیکر، آپ اگر یہ لسٹ دیکھیں تو اس میں Ex-officio نام کا کوئی ممبر نہیں۔ آپ سر، یہ سارے ممبرز دیکھیں، ان میں Ex-officio نام کا کوئی ممبر نہیں اور جناب سپیکر، اگر آپ سیکشن 14، سیکشن 7 اور سیکشن 10 کو دیکھیں، سیکشن 10 میں لکھا ہے کہ 'Six members including at least 3 ex-officio members'، جب Ex-officio کمیشن میں نہیں ہے تو وہ یہاں پر پھر کیسے بنیں گے؟ جناب سپیکر، Six members کا بورڈ کیسے بنے گا؟ جب وہ ہے نہیں، جب اس کا وجود ہی نہیں ہے اور پھر جناب سپیکر، اگر سیکشن 14، سب سیکشن 14 کی طرف جائیں، "Any member other than ex-officio member may resign from his office by tendering his resignation to Government". جب آپ کے بورڈ کی جو 'کمپوزیشن' ہے، When there is no ex-officio member وہ ہے نہیں تو وہ کیسے Resign کر سکتا ہے؟ اسی طرح جناب سپیکر، اگر آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: مخدوم صاحب، اسرار اللہ خان صاحب، لاء منسٹر کو ڈسٹرب نہ کریں، اس نے جواب دینا ہے اس کا۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا میں پھر جناب سپیکر، سیکشن 4، سب سیکشن 9 کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، "The Chairman shall preside over the meeting and in his

absence any other ex-officio member"، یعنی یہاں پر تین چار جگہ پر 'Ex-officio member'، یہ تو میں نے صرف اس کی 'کمپوزیشن' کا ذکر کیا، باقی ہو سکتا ہے کہ جو 'مین' آرڈیننس ہے، اس میں کئی دفعہ استعمال ہوا ہو، جب وہ ممبر ہے نہیں، تو یہ کیسے ہوگا؟ ایک، اور جناب سپیکر، اگر آپ اس طرف توجہ لائیں، سب سیکشن 11 کی طرف، "All decisions in a meeting shall be taken by majority of votes and the Chairperson shall have the casting vote in case of equality of votes"، اب جناب سپیکر، چیئرپرسن 'فیمیل' کو کہتے ہیں، 'میل' کو چیئرمین کہتے ہیں اور 'فیمیل' کو چیئرپرسن کہتے ہیں، اب چونکہ سوشل ویلفیئر کی وزیر 'فیمیل' ہیں تو انہوں نے چیئرپرسن لکھا ہے لیکن اگر کل کوئی 'میل' سوشل ویلفیئر کا وزیر ہوگا تو وہ کیا کرے گا، جناب سپیکر؟ پھر ادھر Preside بھی نہیں کر سکے گا اور دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر انہوں نے 'کمپوزیشن' میں چیئرمین کا ذکر کیا ہے، یہاں پر چیئرپرسن کا ذکر کیا ہے، یہ تو Specific law بنایا جارہا ہے، اسلئے میری درخواست ہوگی جناب سپیکر، کہ ٹھیک ہے کہ Disapproval میں میری بہن نے اپنی معروضات یہاں پر بیان کردیں، اس کا تو لاء منسٹر صاحب جواب دیں گے، میں Good intention سے سمجھتا ہوں کہ یہ 'بل' حکومت نے ایک بہت اچھا 'بل' پیش کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ انکے Intentions جو ہیں، وہ بہت صحیح ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اسکے Outcomes جو ہیں نا، وہ کافی اچھے ہونگے لیکن جو یہ Technical flaws ہیں، براہ کرم اگر آپ اس کو بیٹھ کر، ہم تیار ہیں جناب سپیکر، بیٹھ کے اس کو نکال سکیں تو میرے خیال میں یہ 'بل' مزید اچھا ہو سکتا ہے۔ تھینک یو، جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ زما یو دوه Reservations دی، هغه به زهٔ د هاؤس سره شیئر کول غواړم۔ سر، یو خو تاسو چه دا کمیشن جوړوئ، دا تاسو د خاص سپیشل لاز لاندے جوړوئ نو د هغے دوه مقصده وی، یو چه Facilitation د 'بیوروکریټک' چینلز نه بره اوشی، دویم د هغه سپیشل مقصد د پاره سپیشل لاز جوړ شی خو سر، دا 'کمپوزیشن' چه څنګه مشر پرے هم خبره اوکړه، عبدالاکبر خان صاحب او مونږه هم وایو چه په دیکښے خو تقریباً د اته ډیپارټمنټس سیکرټریان دی جی، نو چه دغه سپیشل کیس باندے

تاسو دا ټول راګاغواړئ او کمیشن تاسو 'فارم' کړے دے نو دے باندے به تاسو میټنګز هم راغواړئ نو په دے حالاتو کښے په صوبه کښے دا Initially Possible دے، دا پریکټیکل دے؟ نو د دے آرډیننس چه کوم Subject matter دے، هغه خو ډیر زیات Important دے خو تاسو داسے بیوروکریټک چینلز جوړوئ نو دا خو زما خیال دے چه Practically څه کیږی نه، سر۔ دویم سر، دیکښے بعضے څیزونه ډیر Ambiguous دی جی، لکه اوس تاسو 12 کښے دویم کلاز اوګورئ، "The commission may authorize any person or body to inspect, check and supervise any child protection institution" سر، تاسو یو اداره جوړوئ او هغے د پاره ریګولیریټی اتهارټی نه جوړوئ او تاسو یو کس ته بالکل Blank cheque ورکوئ چه دا د سری خوښه ده، د چیئرمین د باډی خبره ده چه سبا د سړے اونیسی چه لاړ شه ته چیک کړه او ته به ئے ورکوے نو سر، دا Ambiguities چه دی کنه سر۔ سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما خیال دے، اول ما وئیل چه ګورنمنټ وا ورو کنه۔۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زۀ خپل یو دوه Reservations کوم جی۔ دا Ambiguities چه دی سر، دا پرابلمز جوړوی، These lead to abuses rather than، دا Straight line کول دی۔ دریم دلته سر، د کورټ هم خبره شوے ده چه دیکښے به کورټ جوړیږی او د کورټ فنکشنز دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه ثاقب اللہ خان، دا آرډیننس خو لا Lay شوے هم نه دے کنه، نو ما وئیل که اول دے Disapproval باندے خبره اوکړو او بیا چه کله ټائم راشی، په هغے کښے دا۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، مقصد دا دے چه دا Subject matter دے چه مونږه Flaws را اوکاږو یا بنایو یا پوائنټ آوټ کوؤ، Juvenile laws، د دے مقصد دا دے چه دا که ریزولیوشن مونږه سپورټ کړو، د بی بی خبره مونږ سپورټ کړو نو دا ډیر Important subject matter دے نو دا به د هاؤس لاندے Properly pursue کړو جی، زمونږ دومره مقصد دے۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، هاؤس ته ئے Put کوؤ جی۔ جی، لاء منسټر صاحب۔

وزیرقانون: ډیره مننه، سپیکرصاحب۔ د ټولو نه مخکښے خو د شازیے بی بی دا ریزولیوشن دے ، بعضے خبرے داسے وی چه هغه، چونکه دوئ پخپله د ټریژری ممبر دی او دغه شان عبدالاکبر خان صاحب دے ، دغسے زمونږه ثاقب خان هم دے ، ډیره ښه خبره به دا وی چه بعضے بعضے خبرے پارلیمنټری پارټیز میټنګز کښے په 'انډرسټینډنګ' باندے ډیر ایشوز Settle کیږی۔ چه کله د ټریژری ممبرانو نه د ګورنمنټ لیجسلیشن، Spacially دا چه کوم د 'منی بل' په کښے راځی نو دا سټیټ فیوزونه چه دی، په فلور آف دی هاؤس Declaration باندے Disapproval resolution راولی، نو زما په خیال یو ښه میسج په ریکارډ هم نه راځی او عوام ته هم ښه میسج نه ځی او ښه به دا وی چه دا ټولے خبرے د پارلیمنټری پارټیز میټنګز کښے دننه Decide کیږی۔ بهرحال چونکه اوس دا په ریکارډ راغلے دے د اسمبلئ، نو دے حوالے سره به زهٔ د خپلو ملګرو او د ټولے صوبے د انفارمیشن د پاره چه دا چائلډ پروټیکشن لاز چه کوم دی جی، دا د لاء ډیپارټمنټ سره په ریکارډ باندے د 2005 نه راروان دی او هغه وخت کښے 'NWFP Institute of Neglected Children Act' په شکل کښے د 2005 نه په دے باندے کار روان وو۔ بیا که تاسو ته یاد شی جی چه کله 2008 کښے زمونږه ګورنمنټ راغے نو اولنے مونږه یو فنکشن کړے وو او هغه هم هغه وخت کښے د دے هم دا نوم وو 'The NWFP Institute of Neglected Children Bill' په حیثیت باندے 2008 کښے په دے باندے چیف منسټر صاحب یو پروګرام کړے وو، هغے کښے ټول معزز حضرات زمونږه میجارټی راغلی وو۔ دغسے د هغے نه پس بل 'بل' بیااوشو، هغے کښے په دے پراپر ډیبیټ وو، په هغے کښے هم ټول ممبران صاحبان وو، ګورنر صاحب هم راغلے وو او تاسو هم پکښے شرکت کړے وو او یو 'جوائنټ پارلیمنټری سیشن' غوندے شوے وو په پی سی کښے او ډیر ډیبیټ پرے شوے وو Clause by clause۔ یو بله خبره دا ده جی چه دا کوم 'ډرافټ بل' وو، دا په 31 اګست 2009 باندے ئے رالیږلے وو ایډمنسټریټیو ډیپارټمنټ سوشل ویلفیئر لاء ډیپارټمنټ ته، چه کوم دا اوس یو Version، Improved version، دا لیټ ولے شو؟ لیټ ځکه شو چه دیکښے د یونیسف، زهٔ چه څه خبره کوم، دا ټول په ریکارډ دی او په ثبوت به وی او دا

مونږه ټول فائلز چه کوم دی، دلته په دے سائډ روم کښے شازیے بی بی ته راوړی هم دی او په دیکښے د یونیسف خپل In put وو، هغوی پکښے څه د امریکن یو فرم کنسلټنټ Hire کړے وو، دغسے پکښے هغوی وقتاً فوقتاً نوی نوی Improvements راوړل، د هغے د لاسه دا شے لیټ شو ګنی پکار دا ده چه دا په وخت شوے وے۔ بهرحال جی بیا لاء ډیپارټمنټ 30 دسمبر 2009 باندے د دے Vetting اوکړو او دائے واپس سوشل ویلفیئر ډیپارټمنټ ته اولیږل چه دوئ خپل رول 19 او Rule 36 (1a) of the Government Rules of Business, 1985 د لاندے چه کوم د دے پراسس دے چه هغه Requirement complete کړو نو یو سمری بیا Submit شوه چیف منسټر صاحب ته په 2 فروری 2010 باندے د هغے Approval چه یره It should be placed before the cabinet او دا Approve شو په 16 فروری 2010 باندے، نو دغه شان د شازیے بی بی دا چه کوم 'بل' دے، د دے مونږه ته په 10 فروری 2010، لکه فروری دے کال کښے دا مونږه ته نوټس راغے نو اوس زۀ په دے Further comments نه کول غواړم چه یره څوک ټهیک دی، په دیکښے د چا چا In put دے، څومره Institutional یا Collective wisdom سره کار پکښے شوے دے، په خبرو کښے زۀ نه تلل غواړم خو یو خو شازیے بی بی ته دا ریکویسټ کوم چه د ګورنمنټ او ټریژری بنچز په حیثیت باندے دوئ دا مهربانی اوکړی ریزولیوشن د واپس واخلی او بل د عبدالاکبر خان صاحب او چمکنی صاحب دوئ پکښے څه Reservations دی نو دا چه کله انشاءالله Lay شی په دے هاؤس کښے او د Consideration د پاره راشی نو د دوئ چه څه تحفظات دی، څه دغه دی، انشاء الله هغه به په دیکښے Incorporate کوؤ، یو ښه قانون به جوړوؤ او زما په خیال دا داسے قانون دے چه ډیرو خلقو دا Appreciate کړے دے ټول پاکستان کښے او پکار دا ده چه دا زمونږه ټریژری ممبرز چه کوم دی، دا د Appreciate کړی چه ډیر ښه Effort دے۔ ټهیک ده Flaws به پکښے وی، هغه به انشاء الله Collective wisdom سره لرے کړو او داسے قسمه غلط فهمئ، نو زۀ به یو ځل بیا ریکویسټ کومه چه دا تاسو Kindly واپس واخلئ۔ شکریه۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، بی بی۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> Janab Speaker! as a Private Member ------

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان کا مائیک آن کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: As a Private Member جناب سپیکر، جب ہمارے ساتھ Facilities بھی نہیں ہوتیں، جتنی گورنمنٹ کے ساتھ ہوتی ہیں، ہمارے ساتھ کچھ بھی نہیں ہوتا لیکن جب ایک آنریبل ممبر Privately ایک 'بل' کو ڈرافٹ کرتا ہے اور آپ کے سیکرٹریٹ میں وہ Submit کرتا ہے، ہاں بالکل بے شک Even if it is a Finance/Money Bill تو پھر بھی اگر حکومت اپنی لیجلیشن کرانا چاہتی اسی گراؤنڈ پر کہ چونکہ یہ منی 'بل' ہے، یہ پرائیویٹ ممبر نہیں لاسکتا تو اسی ممبر کو Confidence میں لیکر، اس کو بلا کر، اس کے ساتھ کم از کم بیٹھ کر، یہ ایسا تو نہیں ہے کہ اگر ایک آنریبل ممبر اپنے ان تھوڑے وسائل کے ساتھ، کم وسائل کے ساتھ اتنی محنت کرکے، تو میری درخواست ہو گی حکومت سے کہ وہ کم از کم اس کو Involve کرے جس آنریبل ممبر نے یہ پرائیویٹ ممبر بل جمع کیا ہے اور اس کی رائے بھی لے لے، اس کی بات بھی سنے، تو ٹھیک ہے بیشک گورنمنٹ اپنی لیجلیشن کرے۔ اسی پر جناب سپیکر، میں اپنی بہن سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ واپس لے لیں اس ریزولوشن کو، میری ریکویسٹ ہو گی۔

جناب سپیکر: بس دے اود ریږئ جی، بس خبره ختموؤ جی۔ شازیه طهماس! تاسو ته ئے ریکوسټ اوکړو عبدالاکبر خان چه تاسو واپس واخلئ۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: بنه جی۔ سر، پهلا خبره خو دا ده چه جی بالکل زهٔ د منسټر صاحب او عبدالاکبر خان او خومره چه زما د دے آنریبل هاؤس ملګری دی، ثاقب خان، د دوئ ټولو زهٔ شکرګزاره یمه چه زهٔ ئے سپورټ کړم۔ Including څه اعتراض نشته، بنه خبره ده حکومت In principles د دے آرډیننس باندے زما یو ډیر بنه ایشو باندے دا آرډیننس جوړ کړے دے خو یو دوه خبرو باندے چه کوم منسټر صاحب خبره اوکړه نو ټولو نه مخکښے پارټیز میټنګ کښے دے باندے 'جوائنټ پارلیمانی پارټیز میټنګ' فیصله پکار ده خو د پارټیز میټنګ نه دا پکار دے، تر اوسه پورے زما په خیال مونږه جوائنټ پارلیمانی پارټیز میټنګ کال کړے دے، بجټ د پاره مو کال کړے دے، الیکشنونو د پاره مو کال کړے، د دے نه علاوه تر اوسه پورے او د لیجسلیشن حوالے سره خو بالکل جوائنټ پارلیمانی پارټیز څه میټنګ نه دے کال شوے۔ ما ته په فلور باندے دا خبره نه ده

کول پکار خو دا یو گیله ده، زهٔ وایم چه زما ورونړو، دا به د یو گیلے په طور اخلئ او دویمه خبره دا ده چه ټریژری بنچز بالکل که داسے څه بل مونږه راولو، پکار دا ده چه مونږ گورنمنټ سره په رابطه کښے یو خو دا حقیقت دے جی چه سوشل Including ما دے ټولو ډیپارټمنس ته ایشو کړے دی Remindersلس ویلفیئر، زما خوشحالی به وه چه دلته سوشل ویلفیئر اینډ وومن ډیویلپمنټ منسټر هم موجود وے خو د افسوس خبره دا ده چه هغه نشته دے، ما ته د هغه صرف خپل پرفارمنس اوښائی چه تر اوسه پورے زما درے بلونو باندے د دوئ ډیپارټمنټ څه کارروائی کړے ده؟ چه کوم جواب ئے راکړے دے، زهٔ د خپلے پارټئ فنانس منسټر به هم ورکښے راکاږم چه هغوی څه جواب راکړے دے؟ لهذا ټریژری بنچز، که ټریژری بنچز کښے مونږ ناست یو، دا زمونږ ناکرده گناه ده بالکل جی چه کوم دے، دا د 'بل' ده خو د دے سزا دا هم نه ده پکار چه یو پرائیویټ ممبرز دے، لیجسلیشن د پاره مونږ راغلے یو، کوځے/نالے خو تاسو خلق Rightهغے ډیرے جوړوئ نو لیجسلیشن که مونږ اونکړو، سبا به عوامو ته مونږ په کوم مخ نه 2005باندے ځو؟ دریمه خبره دوئ دا اوکړه چه دے باندے د دوئ ډیپارټمنټ لگیا دے کار کوی لگیا دے، بالکل صحیح ده، زهٔ ناسته یمه، ما د دے ډیپارټمنټ هم هغه کار لیدلے دے، دوئ له چه کوم انټرنیشنل کنسلټنټس، نیشنل هم مخے ته 'بل' کړی وو، هغه کار مے لیدلے دے، ما ورته خپل Hireکنسلټنټس نه، آرټیکلز بالکل نه ملاویږی جی خو بهرحال Definitionایښے دے سوائے د که څه دوئ پرے کار کړے هم دے بقول د دوئ، چه کله د دوئ آرډیننس راغلے دے نو تر اوسه پورے دوئ د ما ته اوښائی چه دے ټول ډیپارټمنټ سیکرټریان چه دی، سوشل ویلفیئر، لیبر فنانس اوسه پورے چا ما ته دا جواب راکړے دے چه په دے Alreadyبی بی، په دے آرډیننس باندے خپل وخت مه ضائع کوه، مونږ تیاروی لگیا دے؟ سر، زما 'بل'باندے کار کوؤ لگیا یو یا گورنمنټ پرے خپل صرف-----

<u>جناب سپیکر</u>: نه، ستا خبرے ټهیک دی، ستا په هغے باندے ما خپله هم Displeasure show کړے دے او ټولو ډیپارټمنټس ته مے سرکولیټ کړے دے خو اوس دے

موجوده سټیج کښې منسټر صاحب هم او ستاسو پارلیمانی لیډر هم تاسو ته ریکویسټ اوکړو، تاسو دا شے واپس اخلئ که نه؟

محترمه شازیه طهماس خان: بالکل سر، خو که دوئ صرف ما سره دا Promise اوکړی چه زما بقایا کوم لیجسلیشن دے، کوم چه د دوئ سره جمع دے اوکوم راروان دے، هغے باندے به دوئ Kind consideration کوی------

جناب سپیکر: او دا بنه طریقه ده چه خپلو کښې کښینئ پارلیمانی لیډران پارټیانو میټنګ کښې دا لیجسلیشن ډسکس کوئ، Improvement به راځی، دے سره به بنه Improvement راځی۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی لاء منسټر، تاسو څه وایئ؟ لاء منسټر صاحب جی۔

محترمه شازیه طهماس خان: ما خو لا واپس نه دے اغستے۔ (قہقہہ) سر، څه Promise خو د راسره اوکړی کنه۔ سر، ګورئ وروستو بجټ کښې هم ما یو کټ موشن جمع کړے وو، دا ئے وجه وه چه د ښځو چه کوم لیجسلیشن دے، خاصکر زمونږ د پارټئ------

جناب سپیکر: شابه، ما ته لنډ اووایه، واپس اخلئ که نه؟ زهٔ هاؤس ته ئے Put کومه۔

محترمه شازیه طهماس خان: نه خیر دے لږه Surety خو د راکړی کنه چه بیا بله ورځ خو ئے راکاږم کنه۔ سر، که داسے په آسانه ئے واخلم-----

جناب سپیکر: دا ګوره مخکښې لیجسلیشن، ما ته ډیر کار پاتے دے، اوس دا واپس اخلئ او که نه؟ دوه خبرے دی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! زهٔ جی، یو منټ-----

جناب سپیکر: او د ریږه جی، یو منټ۔ زهٔ دا------

سینئیر وزیر (بلدیات): ما ته جی یو منټ راکړئ۔

جناب سپیکر: هاں جی؟

سینئیر وزیر (بلدیات): تاسو یو منټ راکړئ چه زهٔ خبره اوکړمه جی۔

جناب سپیکر: په دے باندے ؟

سینئر وزیر (بلدیات): او په دے خبره۔

جناب سپیکر: جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): زۀ دا ریکوسټ کومه شازیه بی بی ته چه پلیز، واپس واخلئ، او دا خبره چه که مونږ ووټنگ اوکړو او حکومتی پارټئ سره هغه دے او بیا مونږ ته سبا پرابلم جوړیږی، زۀ ریکویسټ کومه چه دا د واپس واخلی او دے سره به کښینو چه دا سے پرابلمز وی، دے سره په خبرو اترو باندے به ئے انشاء الله مونږ حل کړو جی۔

Mr. Speaker: Ji, thank you.

محترمہ شازیہ طہماس خان: بالکل سر، د دے دواړو د عاجزئ په وجه باندے زۀ دا 'بل' واپس اخلمه۔

Mr. Speaker: Okay. Thank you ji, withdrawn.

ڈاکٹر حیدر علی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، څه غلط کار اوشو؟ جی حیدر علی خان، بسم الله۔

ڈاکٹر حیدر علی: ډیره مننه، جناب سپیکر۔ زۀ جی ستاسو توجه او د دے هاؤس توجه یو اهم خبرے طرف ته راګرځول غواړم۔ ما ته سر، یو نوټیفیکشن د ډی سی او صاحب د طرف نه ملاؤ شوے دے، هغے کښے ئے یو کمیټی Constitute کړے ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی، دا یو پوټے لیجسلیشن اوکړوکنه، نو بیا هغے نه پس دا سے نور ایشوز۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر حیدر علی: دا جی د هغه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه هغه ټهیک ده خو چه ایجنډا آئټمز ختم کړو نو بیا کوئ کنه، بیا خو ستاسو حق دے چه څومره خبرے، بیا به اجازت۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر حیدر علی: ټهیک شوه جی، صحیح ده۔

ہنگامی قوانین کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law Minister to please lay on the table of the House 'the Kyber Pakhtunkhwa Child Protection and Welfare Ordinance, 2010' on behalf of Social Welfare Minister.

Minister for Law: Thank you, Sir. On behalf of Minister for Social Welfare and Women Development, I wish to lay before this honourable House 'the Khyber Pakhtunkhwa Child Protection and Welfare Ordinance, 2010'.

Mr. Speaker: It stands laid. The honourable Minister for Law to please lay on the table of the House 'the Khyber Pakhtunkhwa Ombudsman Ordinance, 2010'.

Minister for law: I wish to lay before this august House 'the Khyber Pakhtunkhwa Ombudsman Ordinance, 2010'. Thank you.

Mr. Speaker: It stands laid.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آپ اگر یہ آرڈیننسز جو پیچھے آرہے ہیں، اگر اجلاس کو Continue کرتے ہیں تو اس میں ہمیں امنڈمنٹس کا جو موقع ملا ہے، چونکہ یہ آرڈیننسز کافی ہیں اور بڑے بڑے ہیں تو اب دو دن میں ہم کیسے ان سب آرڈیننسز میں یا ساری لیجسلیشن میں امنڈمنٹس ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ صبر کریں، موقع مل جائے گا۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: The honourable Minister for labour, to please lay on the table of the House 'the Khyber Pakhtunkwa Industrial Relation Ordinance, 2010'.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آپ ان کو کہہ دیں کہ یہ وزراء صاحبان ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بڑی زیادتی ہے، یہ میں نے پہلے بھی ان سے کئی دفعہ کہا ہے کہ لاء منسٹر صاحب، ٹھیک ہے ان کے Behalf پر کر سکتا ہے لیکن This is too much، جس کا بھی لیجسلیشن کا کام ہو، وہ منسٹر صاحب ضرور موجود ہوگا، ہم نہیں کریں گے ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ یہ اپنی پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں تو یہ اپنے منسٹر صاحبان سے کہیں کہ موقع پر آجایا کریں۔ یہ پارلیمانی لیڈر ہیں اور اعتراض ہاؤس میں کھڑے ہو کر یہ

کر رہے ہیں؟ جوانڈسٹریز منسٹر ہیں، وہ ان کے ہیں، تو چاہیئے کہ اپنے پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے ان کو بلا کر ان سے پوچھیں کہ بھئی، آپ کیوں نہیں آتے؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، جو منسٹر نہ ہوں، آپ کے بھی منسٹرز نہیں ہیں۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، نہیں، ہمارے منسٹر نہیں ہوں گے تو ہم ان سے پوچھیں گے اور میں Surety دیتا ہوں کہ آپ پارلیمانی لیڈر ہیں اپنے منسٹرز کو کہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں جی۔ ذرا ٹائم کی بچت کیلئے لاء منسٹر صاحب، آپ کو میری طرف سے وہ ہے کہ کوئی بھی منسٹر صاحب جب نہ آئیں تو ان کا کام بالکل نہ کریں، یہ آپ ان کے، خدا نہ کرے، کوئی وہ تو نہیں ہیں (قہقہہ) یہ جی ابھی خیر ہے، آج یہ Lay کرتے ہیں، اتنا کریں جی، بسم اللہ جی۔

Minister for Law: Thank you. On behalf of Minister Labour, I wish to lay before this House 'the Khyber Pakhtunkhwa Industrial Relation Ordinance, 2010'.

Mr. Speaker: It stands laid. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib, to please move his resolution regarding disapproval of 'the Khyber Pakhtunkhwa Chasma Right Bank Canal (Lift-Cum-Gravity) project (Control and Prevention of Speculation in Land) Ordinance, 2010' under rule 111 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

قرارداد بابت ناپسندیدگیٔ ہنگامی قانون

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، اس میں میں توجہ چاہوں گا اور Concerned Minister سے زیادہ مجھے ضرورت ہوگی لاء منسٹر صاحب کی، اگر لاء منسٹر صاحب سر، توجہ دے دیں۔ اس میں سر، جو میں نے Disapproval کا نوٹس دیا ہے، اس کو Read out کرنے سے پہلے سر، میں ذرا کچھ ان کی Memory۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے آپ 'موو' تو کریں نا اپنی موشن، وہ 'موو' نہیں کی آپ نے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں کہتا ہوں کہ اس میں پھر گورنمنٹ کیلئے Embarrassment بن جائے گی سر، وہ بعد میں مطلب ہے اس پر ووٹنگ آپ کو کرنا پڑے گی، تو اسی وجہ سے اگر آپ کہتے ہیں تو میں 'موو' کر دیتا ہوں۔

سینئیر وزیر (بلدیات): نہیں، آپ ایسا ہی وہ کریں۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہی میں کہتا ہوں کہ سر، مطلب ہے آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی بات ایسی ہے کہ جب تک موشن 'موو' نہ ہو جائے تو ہم کیسے اس پر آگے چلیں گے؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، بات یہ ہے کہ ایک تو یہ کہ اگر پہلے یہ موشن 'موو' کر لیں اور اسکے بعد اگر گورنمنٹ Agree کرتی ہے تو میرا تو یہ خیال ہے کہ چونکہ اس آرڈیننس میں کافی باتیں ہیں اور ہم بھی چاہتے ہیں کہ مطلب ہے اس کو سپورٹ کریں، گورنمنٹ کو سپورٹ کریں کہ ایسی لیجلیشن سے پرابلم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، ٹھیک ہے آپ کا اپنا ہاؤس ہے، گورنمنٹ کو سپورٹ، جی موشن 'موو' کریں اور پھر اس پر گورنمنٹ سے وہ لے لیتے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ جو میرے پاس ہے قرارداد برائے نامنظوری آرڈیننس نمبر 4، 2010، جاری شدہ بحکم گورنر بمورخہ 19 جولائی 2010: یہ صوبائی اسمبلی اس عزم کا اعادہ کرتی ہے کہ چونکہ مذکورہ بالا آرڈیننس نہ صرف مفاد عامہ کے خلاف غاصبانہ اور بنیادی انسانی حقوق کے خلاف ہے بلکہ یہ کہ اس آرڈیننس کا مستقبل میں غلط استعمال ہونے کا قوی احتمال ہے اور چونکہ خیبر پختونخوا کی نمائندہ اسمبلی ایسے کسی فعل میں شریک جرم نہیں بننا چاہتی کہ جس سے کسی خاص طبقہ یا افراد کے مخصوص مقاصد کی تکمیل ہو، لہذا اس قرارداد کے ذریعے آرڈیننس کو نامنظور کر کے رد کر دیا جائے۔

سر، اس میں جو میں نے پوائنٹ Raise کیا ہے کہ یہ Un-constitutional ہے، یہ چونکہ میرے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان سے تعلق رکھتا ہے اور مجھے پتہ ہے کہ بعد میں اس میں مسائل آئیں گے تو وہ بھی اس کا ایک پہلو ہے لیکن سر، لاء منسٹر صاحب کی میں Memory refresh کرنا چاہونگا کہ یہ کوئی دوسرا آرڈیننس ہے جس میں اسمبلی کو ہم ایک ایسے جرم میں شریک کر رہے ہیں کہ جس کا خمیازہ بعد میں ہمیں بھگتنا پڑے گا اور سر، اگر آپ کو یاد ہو، ایک ایسا ہی آرڈیننس آیا تھا غالباً دسمبر 2008 میں، میں نے سیکرٹریٹ سے آج رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ Timely نہ مل سکا جس میں عبدالاکبر خان کا Disapproval notice تھا، انہوں نے Disapproval notice دیا تھا آئین کے آرٹیکل 143 کے تحت کیونکہ CRCC میں وہ ایسی قسم کی امنڈمنٹ لا رہے تھے کہ جو ہمارا استحقاق نہیں بنتا تھا،

لاء ڈیپارٹمنٹ اس وقت ڈٹ گیا تھا لیکن Ultimately better sense میں یہ Prevail ہوا کہ وہ جو آرڈیننس تھا، وہ Bygone ہو گیا، اپنی جو اس کی Life تھی In accordance with the Constitution، ہمارا سر، یہ خیال تھا کہ اس کے بعد لاء ڈیپارٹمنٹ اس قسم کی لیجلیشن نہیں لائے گا جس کو ہم Bad legislation کہیں گے لیکن آج سر، ہم پھر دیکھتے ہیں کہ یہ ایک اس قسم کا قانون ہے جو کہ پہلے آیا تھا۔ اس میں سر، جو سارے ان کے Assumptions ہیں، وہ اس پہ Based ہیں کہ چونکہ پراجیکٹ ایریا ہو گا اور چشمہ فرسٹ لفٹ کینال بنے گا تو اس فرسٹ لفٹ کینال کے نیچے Speculative character میں اگر کل کوئی انتقالات ہوتے ہیں تو اس سے مسئلہ بنے گا اور یہ جو آرڈیننس ہے، اسلئے آ رہا ہے ایک تو سر، جو آپ کے ملک کے حالات ہیں، سیلاب کی تباہ کاریاں، میرے خیال میں اتنے آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں کہ آپ چشمہ لفٹ کینال پر کام شروع کرا سکیں، اس میں سر، بنیادی جو ہمارے آئین نے ہمیں حقوق دیئے ہیں، ان کو چھیڑا گیا ہے۔ اگر گورنمنٹ Insist کرے گی تو میں اس کی ڈیٹیل میں جاؤں گا لیکن اسمبلی کا ٹائم بچانے کیلئے میں مختصراً اس میں یہ بات کرتا ہوں کہ یہ جو آپ کا قانون ہے، یہ Speculative character پہ Based ہے۔ Alienation کا جو فارمولہ ہے کہ Sale, mortgage, lease, آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے اور وہ کہتے ہیں کہ پانچ سال یعنی جنوری 2005 سے لیکر ابھی تک جتنے بھی انتقالات ہوئے ہیں، وہ کینسل ہو جائیں گے۔ وہ کینسل ہو جائیں گے اور اس کے بعد یہ ہو گا کہ گورنمنٹ کا یہ استحقاق ہو گا کہ وہ جو پراپرٹی ہو گی Individual کی، وہ گورنمنٹ لے لے گی۔ پشاور کا ایک بندہ ہے سر، اس نے ڈی آئی خان میں 2006 میں زمین خریدی ہے، اس آرڈیننس کے نیچے جب یہ قانون بن جائے گا تو وہ جو زمین ہے، وہ حکومت کے پاس یہ اختیار ہو جائے گا کہ وہ زمین اس سے Forcefully لے لے، وہ لے گی اور پھر گورنمنٹ کی یہ Discretion ہو گی کہ اس کی Disposal کا ایک طریقہ کار ہو گا، اس کیلئے Evaluation کا انہوں نے ایک طریقہ کار رکھا ہے جس میں پہلے کلکٹر کو دیا ہے، پھر بورڈ آف ریونیو کو دیا ہے اور پھر بورڈ آف ریونیو کے بعد گورنمنٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ آپ پھر اس کی Re-evaluation کر سکتے ہیں، جس میں مجھے یہ لگتا ہے کہ آخر میں ہمیں مسائل آئیں گے۔ ایک زمین ہے سر، میں اس کی ایک مثال دیتا ہوں مختصراً، لفٹ کینال کے اعلان سے پہلے چار ہزار فی کنال پر بک رہی تھی ڈی آئی خان میں، لفٹ کینال کا اعلان ہوا وہ بائیس ہزار پر چلی گئی، بائیس ہزار پر، ایک پشاور کا بندہ ہے، مردان کا ہے، X، Y، Z، جہاں کا بھی ہے، وہ زمین بائیس ہزار پر لے لیتا ہے، اس قانون کے نیچے

وہ زمین گورنمنٹ اس سے لے سکتی ہے Any time کیونکہ پانچ سال کا ہم نے اس میں عرصہ دیا ہے، 2005 سے لیکر ابھی تک مطلب ہے یہ Continue کرے گا For the next fifteen years or till the water flows in the Chashma lift Bank Canal وہ زمین گورنمنٹ لے لیتی ہے اور پھر گورنمنٹ اس کی Assessment کرے گی چار سالہ کے مطابق، چار سالہ میں جو آپ اس کی Assessment کریں گے یا پانچ سالہ میں، تو وہ جو اس کی Actual price ہے، وہ تو تین چار ہزار کنال تھی، تین چار ہزار روپے Per کنال کے حساب سے تھی، ابھی اس نے Shoot out کیا ہے بیس ہزار تک تو Individual جو ہے، جس نے بیس ہزار Per کنال لی ہو گی، وہ اس سے Kill ہو جائے گا اور وہ جو چار ہزار پر ہے، وہ Original prevail کرے گی، گورنمنٹ اس سے Assessment کروالے گی، چار ہزار پر گورنمنٹ لے لے گی، پھر گورنمنٹ کے پاس یہ اختیار ہو گا، Say، میں آتا ہوں، دوسرا آتا ہے یا گورنمنٹ کا جو بھی پیارا ہو گا، وہ آجائے گا اور وہ درخواست دے دیگا، کلکٹر کے پاس یہ اختیار ہو گا کہ وہ اس زمین کی دوبارہ Assessment کر کے اس کو دے دیگا، مطلب ہے Reasonable price کا نام دیکر کہ بیس ہزار بہت زیادہ ہے، چار ہزار اس پر چار سالہ کے متعلق پرائس ہے، کوئی پانچ/چھ ہزار پر فکس ہو جائے گا، اس کی جو Actual price ہے، وہ تو بیس ہزار میں سودا ہوا ہے پھر گورنمنٹ کے پاس Revaluation کے نیچے یہ اختیار رکھا گیا ہے کہ 'At any time within 15 years'، مطلب ہے دوسرے دن بھی آپ کر سکتے ہیں، آپ اس کی دوبارہ Assessment کر کے وہی زمین بیس پر بیچیں گے یا اس سے بھی زیادہ، تو یہ تو Robbery ہوئی کہ مطلب ہے Individual سے آپ لیتے ہیں چار ہزار روپے پر، دوبارہ اس کی Assessment کراتے ہیں، Revaluation کرا لیتے ہیں تو سر، یہ جو لاء ہے، Discriminatory ہے، یہ تو اس کے جو Basic characteristics ہیں اور ابھی سر، میں آئین کے حوالے سے اس پر بات کرتا ہوں۔ ہمارا جو آئین ہے، اس میں ہے 'Obedience to the Constitution' اور یہ آرٹیکل 5 ہے "Loyalty to the State is the basic duty of every citizen"، اس کا جو دوسرا سب آرٹیکل ہے "Obedience to the Constitution and Law is the inviolable obligation of every citizen wherever he may be" تو سر، اس کے نیچے پہلے ہم آئین کے پابند ہیں پھر اس کے نیچے قانون کے پابند ہیں۔ آگے چل کر سر، آپ کے جو Basic rights ہیں جس پر میری Contention ہے، آرٹیکل 23 جو پروویژن ہے پراپرٹی کی، وہ کہتا ہے کہ "Every citizen shall have the right to acquire,

hold and dispose of property in any part of Pakistan"، یہ جو سر، آپ کا
آرڈیننس ہے، اسکا سب سیکشن 2، سیکشن 5 کہتا ہے 'Every such alienation'، یعنی جو بھی
خریداری ہوئی، "Shall be speculative in character- (a) if made in favour
of non-resident of the revenue estate"، یعنی Say, 'non-resident of the
estate'، ڈسٹرکٹ کو تو چھوڑ دیں، اسٹیٹ سے اگر باہر ہوا تو وہ Non residence میں آ جائے گا، آئین
مجھے سر، 23 کے نیچے حق دیتا ہے کہ Every citizen shall have the right to acquire,
hold and dispose of property in any part of Pakistan، قانون کہتا ہے کہ نہیں،
آپ یہ نہیں کر سکتے۔ آگے چل کر 24 میں وہ کہتے ہیں: "No person shall be deprived
of his property save in accordance with law." یعنی آپ کی جو پراپرٹی ہے وہ آپ
کی ملکیت ہے اور آپ اس کو غیر قانونی طور پر نہیں لے سکتے، یہ قانون کہتا ہے، "Upon the
commencement of this Ordinance or upon the termination of issue"
جو کہ مطلب ہے کلکٹر کے ذریعے Resolve ہوگا، "as the case may be, the alienated
land" یعنی جو زمین کسی سے لی گئی تھی، "shall immediately rest in the
Government" تو مجھے آرٹیکل اجازت دیتا ہے کہ زمین میں رکھ سکتا ہوں مگر قانون کہتا ہے کہ نہیں،
میں آپ سے لے لونگا۔

<u>جناب سپیکر</u>: اسرار اللہ خان گنڈا پور صاحب! یہ تو جب Lay ہو جائے، Clause by clause پھر
آپ۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور</u>: سر، میں اس پر آتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، ابھی میں بات۔۔۔۔۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور</u>: سر، میں اس کو شارٹ کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں ریونیو منسٹر، تھوڑا سا ان سے سنتے ہیں۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور</u>: نہیں سر، اگر آپ مجھے سنیں، میں Conclude کر لوں، دو منٹ چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ان سے بھی، لاء منسٹر صاحب سے بھی سنیں۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور</u>: نہیں سر، آپ اس کو دیکھ لیں سر، کیونکہ میں آ رہا تھا اسی پر۔ سن 1996
میں سر، آپ کی جو اسمبلی Dissolve ہوئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر وہ آپ کے ساتھ Agree کرتے ہیں تو ہمیں کیا اعتراض ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، آپ یہ سن لیں کہ یہ 1996 میں جو Dissolution order ہے اسمبلی کا، اس میں ایک چارج یہ تھا کہ اسمبلیوں میں غیر آئینی قانون سازی ہو رہی تھی، جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، آپ خود بھی اس کو دیکھ سکتے ہیں، اس میں چوبیس چارجز اور بھی تھے۔ آج سر، آپ کے جو Fundamental rights ہیں، اس کے خلاف اگر آپ قانون سازی کر رہے ہیں تو اس کا تو سر، یہ مقصد ہوا کہ غیر آئینی قانون سازی ہم کر رہے ہیں۔ اس کا جو Source ہے، میں نے ریونیو منسٹر صاحب سے بھی بات کی تھی، وہ کہتے ہیں کہ 1971 میں ایک قانون آیا تھا چشمہ گریویٹی کینال کے متعلق، میں مانتا ہوں سر، وہ آیا تھا لیکن وہی Fundamental rights اگر لاء منسٹر صاحب دیکھیں سر، وہی 'Fundamental rights', Article 8, Clause (3): "The Provisions of this Article shall not apply to- (b) any of the – (i) laws specified in the First Schedule as in force immediately before the commencing day" یعنی جو فرسٹ شیڈول میں آپ کے Laws تھے، ان کو Fundamental rights سے انہوں نے Exemption دی تھی اور یہ جو پارٹ II ہے فرسٹ شیڈول کا، اس میں انہوں نے ہمارے ان دو لاز کو پروٹیکشن دی تھی، 'The North-West Frontier Province Chashma Right Bank Canal Project (Control and Prevention of Speculations in Land) Ordinance, 1971 (N.W.F.P. Ordinance No.V of 1971)'، یہ فرسٹ شیڈول کا پارٹ II ہے۔ اسی آئین میں سر، آپ دیکھیں کیونکہ جو Framers تھے، ان کو پتہ تھا کہ 1971 میں این ڈبلیو ایف پی اسمبلی کا ایک ایسا لاء موجود ہے جو کہ Fundamental rights کے خلاف ہے، انہوں نے کہا تھا کہ آرٹیکل 8، کلاز (b) 2 کے تحت یہ جو لاء ہے، ان پر حاوی نہیں ہوگا لیکن وہ خود کہتے ہیں سر، کلاز (4) میں: "Notwithstanding anything contained in paragraph (b) of clause (3), within a period of two years from commencing day, the appropriate Legislature shall bring the laws specified in Part II of the First Schedule into conformity with the rights conferred by this Chapter" یعنی جو آپ کے Fundamental right سے متصادم قانون سازی ہے، دو سال کے اندر آپ کو ان لاز کو بھی لانا پڑے گا۔ میں سر، لاء منسٹر سے یہ پوچھتا ہوں کہ 2010 میں وہ آپ کیسے ایسی قانون سازی کر رہے ہیں کہ Fundamental rights کو آپ چھیڑ رہے ہیں؟ وہ لاز موجود ہیں لیکن وہ صرف دو سالوں کیلئے تھے اور وہ دو سال آئین نے آپ کو اجازت دی تھی۔ آج آپ 2010 میں ایک ایسی قانون

سازی کر رہے ہیں اور کل کو سر، خدانہ کرے جس قسم کے حالات ہیں اور پھر اس کا چھرا اسمبلیوں پر چلے گا کہ اسمبلی میں اس قسم کی قانون سازی ہو رہی تھی۔ میری سر، اس میں یہ گزارش ہے کہ مہربانی کرکے، مہربانی کرکے اس کو Natural death تک چھوڑ دیں، اگر آپ واقعی اس میں Interested ہیں، اس کیلئے کوئی اور طریقہ ڈھونڈ لیں لیکن اس میں اس قسم کی شقیں نہیں ہونی چاہئیں جو آپ کے آئین سے متصادم ہوں۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> مخدوم مرید کاظم صاحب! یہ کیوں آپ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کر رہے ہیں 2010 میں؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عبدلاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، ہمیں لیجسلیشن پر اعتراض نہیں ہے لیکن جناب سپیکر، لیجسلیشن ایسی ہو کہ اس کے نقصانات آئندہ کیلئے لوگوں پر نہ پڑیں۔ لیجسلیشن ایسی ہو کہ کل اگر کوئی ہماری لیجسلیشن کو دیکھیں تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ کونسے لوگ وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اس طریقے سے لیجسلیشن کی ہے؟ جناب سپیکر، میں نے پوائنٹ آف آرڈر جو پہلے دن اٹھایا تھا، میں بھی Disapproval کی ریزولیوشن، لیکن چونکہ یہ ڈی آئی خان کا معاملہ تھا، اسلئے میں نے سوچا کہ اسرار خان کی وہ ریزولیوشن کافی ہے۔ اب جناب سپیکر، میں بھی ریکویسٹ کرونگا اسرار صاحب سے کہ اگر گورنمنٹ تیار ہے اس پر بات کرنے کیلئے کیونکہ جناب سپیکر، آپ یہ دیکھیں کہ اگر آپ کے پاس کوئی لاء نہیں ہے تو آپ ایک نیا لاء بنائیں گے، اب Land Acquisition Act آپ کے پاس ہے جس کا سیکشن 4 کہتا ہے کہ گورنمنٹ کو اگر کسی کی زمین چاہیئے تو گورنمنٹ Under Section-4 of Acquisition Act اس زمین پر ٹرانسفر بند کرلیتی ہے، اس پر Transaction بند کرلیتی ہے اور پھر سیکشن 6 اور 7 کے تحت مزید کارروائی کرکے قبضہ لے سکتی ہے۔ اب اگر ان کو چشمہ رائٹ بینک کینال کیلئے زمین کی ضرورت ہوگی جناب سپیکر، کیونکہ ابھی تک اس پراجیکٹ پر نہ کام شروع ہوا ہے، نہ کچھ اس کے پیسے آئے ہیں لیکن چلو ہم یہ Presume کریں گے کہ حکومت کو ضرورت ہے تو ابھی تک تو انہوں نے وہ پراجیکٹ Demarcate نہیں کیا ہے، انہوں نے تو یہ Demarcate نہیں کیا ہے کہ کونسی زمین حکومت کو ضرورت ہوگی، کونسی جگہ حکومت کو لینی پڑے گی، حکومت کو کونسی جگہ کے زمینداروں کو پیسے دینے پڑیں

گے اور اس پر کینال آئے گا؟ جب ابھی تک پراجیکٹ Declare نہیں ہوا ہے اور ہم پہلے سے آکر کہتے ہیں کہ جی پراجیکٹ کی زمین پر کوئی Transaction نہیں ہوگی تو اب یہ کس کی وہ ہے کہ کہاں سے یہ پراجیکٹ گزرے گا؟ اس کا مطلب ہے کہ سارے ڈی آئی خان پر اس کا اطلاق ہو جائے گا کیونکہ انہوں نے ریونیو اسٹیٹ میں بھی ذکر کیا ہے۔ اگر مطلب ڈسٹرکٹ ریونیو اسٹیٹ ہے تو پھر سارے ڈسٹرکٹ پر اس کا اثر ہوگا اور جناب سپیکر، Bar کیسے لگاتے ہیں؟ آپ اگر جناب سپیکر، یہ دیکھیں "Bar on alienation of prior land. - No person shall alienate the project land" کہ پراجیکٹ لینڈ کا ابھی تک کوئی تصور نہیں ہے کہ پراجیکٹ کدھر ہے، کونسی لینڈ پراجیکٹ کی ہوگی، پراجیکٹ کہاں سے جائے گا اور کہاں سے کینال جائے گا؟ "the project land from the commencement of this Ordinance until the expiry of fifteen (15) years after such date as may be notified by the Government or the date on which water from Chashma Right Band Canal" یا تو پندرہ سال ہوگا اور یا چشمہ رائٹ بینک کینال میں جب پانی چھوڑا جائے گا، ہو سکتا ہے وہ بیس سال میں ہو، ہو سکتا ہے پانچ سال میں ہو لیکن اس وقت تک اس پر Transaction وہاں پر نہیں ہوگی اور جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ اور حکومت کی توجہ سیکشن 6 کی طرف دلانا چاہتا ہوں، میں نہیں سمجھتا کہ یہ سیکشن لوگوں نے کیسے ڈالا ہے؟ اب یہ لاء منسٹر صاحب سے میں درخواست کرتا ہوں، وہ خود بھی بہت اچھے وکیل ہیں، یہ جو کلاز (1) ہے سیکشن 6 کا کہ "The Collector shall value all land in the project area of the average price of such land prevailing during the five years commencing from 1st day of January, 1995 and ending with the 1st day of January, 2000" یعنی زمین کی آج جب وہ Evaluation کرے گا، اس کی قیمت لگائے گا تو وہ وہ Average لگائے گا کہ 1995 سے لیکر 2000 تک کے درمیان، آج سے پندرہ سال یا سولہ سال پہلے جو زمین کی Transaction ہوئی تھی، اس کی Average سالانہ لگا کر اسی پر لوگوں کو پیسے دیئے جائیں گے۔ اب جناب سپیکر، آپ خود سوچیں کہ لوگ ایک سالہ پر بھی پیسے دینے / لینے کو تیار نہیں ہیں، ایک سالہ پر بھی لوگ جو ہیں نا، وہ اپنی زمین بیچنے کو تیار نہیں ہیں اور آپ جب Evaluation کی Average لگانے کی جو Date لگا رہے ہیں، وہ 1995 سے لیکر 2000 تک جو Transaction ہو چکی ہے، ان پانچ سالوں میں جو Transaction ہو چکی ہے، اس پر آپ اس کی 'ویلیو' لگائیں گے تو جناب سپیکر، یہ تو میرے خیال میں منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ تو ہم نے کبھی ایسی لیجسلیشن نہیں دیکھی ہے جناب

سپیکر، کہ آپ لوگوں کے Fundamental rights پر ضرب لگائیں اور پھر جناب سپیکر، یہ 'Explanation-II' میں اگر آپ دیکھیں "For the purpose of this section 'alienor' means the person who was owner of alienated land before the 1st day of January, 2005" یعنی ہم مالک اسی کو تصور کریں گے کہ جو 1st January, 2005 سے پہلے مالک تھا، اب اگر 2005 سے 2010 تک کسی نے زمین بیچی ہے، کسی نے خریدی ہے تو Owner تو وہ ہو گا، اس کا مطلب ہے کہ وہ پیسے 2005 سے پہلے جو Owner تصور ہو گا، اسی کو ملیں گے۔ تو میری یہ درخواست ہو گی جی، ہم یہ نہیں کہتے، اگر آپ حکومت کو ضرورت ہے، بیشک آپ قانون سازی اگر سپیشل کرنا چاہتے ہیں لیکن ایسی قانون سازی جو Fundamental rights پر اثر انداز نہ ہو، ایسی قانون سازی جس سے ڈی آئی خان کے لوگوں کو تکلیف نہ ہو، تو درخواست ہو گی ہماری، بیشک آپ اس کو وہ کرلیں کہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھ کر اس میں جو کلازز ہیں، وہ نکال کر آپ کو دے دیں گے، اس پر بات کریں گے تو وہ ٹھیک کرلیں گے۔

جناب سپیکر: جی مرید کاظم شاہ صاحب! آپ کہیں گے جی؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): جناب سپیکر صاحب، اس کا جواب تو لاء منسٹر صاحب دیں گے۔ سر، یہ کوئی ایسا قانون نہیں آرہا جو پہلی دفعہ آرہا ہو جی۔ یہ 1971 میں بھی آیا اور یہ اسی علاقے، ڈیرہ اسماعیل خان کے لوگوں کی فلاح کیلئے آیا ہے، انہی کے بنیادی حقوق کو Protect کرنے کیلئے آرہا ہے کیونکہ پراجیکٹ ایریا جب کوئی Declare ہو جاتا ہے، وہاں باہر سے لوگ چلے جاتے ہیں، غریبوں سے اونے پونے زمین لے لیتے ہیں اور پھر جب وہ پراجیکٹ 'کمپلیٹ' ہو جاتا ہے تو وہ زمین بیس ہزار والی ایک لاکھ پر چلی جاتی ہے اور اس میں غریب لوگوں کو وہ کیا جاتا ہے۔ آپ نے بہت سی جگہ پر دیکھا کہ عام جگہ پر، جہاں پراجیکٹ لینڈ ہوا، اسی پر بہت سے کیسز بھی آئے ہیں کہ بھئی، یہ لوگوں نے پہلے خرید لی ہے اور جہاں جہاں ان کی نشاندہی ہے سرکاری، لوگوں نے لے لی ہے اور کل اس پر دوسرے دن نیب سے کیسز آرہے تھے تو یہ Already جب چشمہ رائٹ بینک کینال 1971 میں ہوئی، اس وقت بھی بعینہٖ یہی قانون تھا اور کسی نے اس کے خلاف کوئی بات نہیں کی اور کوئی ایسی بات نہیں ہوئی جس میں پبلک کو یا کسی کو نقصان ہو۔ اس کے بعد جی یہ گومل زام آیا جو کہ سردار صاحب کے علاقے کی بات ہے، جہاں سردار صاحب خود Involve ہیں، انہی کے علاقے کی بات ہے، اس کا بھی نوٹفیکیشن ہوا ہے جی، 2001 میں آیا جی، بعینہٖ میرے پاس وہ نوٹیفیکیشن موجود ہے، وہ بھی اسی طرح ہوا کہ اس پر آج تک کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ اگر

چلو چاہیئے گنڈاپور صاحب کہتے ہیں کہ اس وقت بھی چونکہ وہ Amendment 18th کیلئے وہ آ گئی، 17th Amendment میں وہ پاس ہو گئی لیکن کیا کسی کو تکلیف ہوئی، کیا انہوں نے کسی جگہ پر اس کو کورٹ میں چیلنج کیا؟ کیونکہ یہ Good faith میں کیا جاتا ہے جی، یہ اسلئے نہیں کیا جاتا کہ کسی کی زمین ہم لے لیں گے اور کسی اور کو دے دیں گے، یہ بالکل غلط ہے جی۔ یہ آپ اگر چشمہ رائٹ بینک کینال (لفٹ کم گریویٹی) دیکھیں، یہی چیز ہے، یہ جو گومل زام ہے، یہ چیز ہے اور یہی چیز ہم Good Faith میں لائیں گے اور یہ پراجیکٹ کی بات کر رہے ہیں۔ پراجیکٹ کی بات الاٹمنٹ کی تقریباً ہو چکی ہے لیکن ابھی ہمیں نہیں بتائی گئی، محکمے کے پاس وہ سروے موجود ہے، تو سروے ایک بہترین چیز ہے جس کو ایسے سبوتاژ کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، صحیح ہے۔ منسٹر صاحب! ذرا وضاحت کر دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب، میں وضاحت کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، میں وضاحت کرتا ہوں، انہوں نے کہا کہ یہ پہلے 1971 میں بھی ہوا، گومل زام میں بھی ہوا، جناب سپیکر، ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ نے پراجیکٹ ڈیکلیئر نہیں کیا ہے تو آپ زمین کونسی بند کر رہے ہیں؟ آپ پراجیکٹ ڈیکلیئر کر لیں پھر اس زمین کو بند کر دیں۔ ابھی آپ سارے ڈی آئی خان کی زمین کو بند کر رہے ہیں جبکہ آپ کو پتہ نہیں ہے کہ پراجیکٹ کہاں پر ہے، آپکو پتہ نہیں ہے کہ آپ کی ڈیمار کیشن کہاں ہے، آپکو پتہ نہیں کہ آپکی کینال کدھر سے کدھر جائے گی، کتنے نمبر خسرے اس میں آئیں گے؟ اب آپ سارے ضلع کی زمین کو بند کر رہے ہیں۔ دیکھیئے جناب سپیکر، ہم اس کے مخالف نہیں ہیں، پراجیکٹ ابھی تک ڈیکلیئر نہیں ہے اور پہلے سے قانون سازی کر کے یہ تو پھنسانا چاہتے ہیں۔ پہلے اگر ایک قانون سازی ہوئی ہے تو وہ پراجیکٹ ڈیکلیئر ہوا ہوگا اور ڈیکلیئر پراجیکٹ کیلئے پھر انہوں نے قانون سازی کر کے زمین کو حاصل کیا ہوگا اور دوسری بات یہ ہے کہ اس قانون سازی میں کہیں بھی یہ نہیں لکھا تھا کہ پندرہ سال پہلے کی جو قیمت ہے ایک سالہ کی، وہ دی جائیگی۔ یہ دنیا میں کہیں نہیں ہوا ہے، یہ تو یہ ہے۔ میں کہتا ہوں دنیا میں ڈکٹیٹر شپ میں بھی اس طرح نہیں ہوا، زمین کی آج کی قیمت اور پندرہ سال پرانے کی قیمت میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔

جناب سپیکر: یہ اصل میں میرے خیال میں مخدوم صاحب، یہ ہماری زمینیں ساری خراب ہوئی ہیں، ہم لوگوں پہ پابندی لگا رہے ہیں کہ ادھر آ کر زمینیں نہ خریدیں، اسلئے کر رہے ہیں، کیا کر رہے ہیں؟ جی، لا منسٹر صاحب سے پوچھتے ہیں کہ انکے کیا Views ہیں جی؟ پھر ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): بڑی مہربانی جی۔ یہ میرے خیال سے منسٹر ریونیو صاحب نے اپنی طرف سے کافی اس کی وضاحت کر دی ہے لیکن چند Confusions جو کہ شاید کسی کے ذہن میں ہوں یا Create کی گئی ہوں کہ پراجیکٹ ایریا جو ہے، وہ اس میں Define نہیں ہے تو پراجیکٹ ایریا کیلئے جو ہے جی اس کا جو سیکشن 1 کی کلاز (2) ہے، اس میں لکھا ہے کہ "It shall extend to such areas and villages in Dera Ismail Khan District as Government may, from time to time, by notification in the official Gazette specify". دوسری بات جو ہے، 'Definition' میں (d) جو ہے، اس میں ہے کہ "'project area' or 'area' means the area consisting of the villages or portion of villages or areas notified by Government under sub-section (2) of section 1 of this Ordinance". ابھی بات یہ ہے جی کہ یہ مختلف طریقے ہوتے ہیں، بعض جگہوں پہ جو عام پراجیکٹس ہوتے ہیں، ان کیلئے قانون سازی نہیں کرنی پڑتی ہے لیکن جہاں پر آپکو اس Large scale، سکیل 62 کے اوپر لینڈ کی Acquisition کرنی ہے تو وہاں کیلئے Specially قانون سازی کیوں یہ ضروری سمجھتے ہیں؟ اس کے لحاظ سے میں یہ بات کرونگا کہ یہاں پر جو ہے، ایک تو بالکل ان کو یہ فکر نہیں کرنی چاہیئے جس کینال کیلئے جتنی زمین چاہیئے، جس ڈائریکشن میں وہ کینال نکلے گی، اسی ڈائریکشن میں وہ زمیں جائیگی، وہ Notify ہو جائے گی، وہ Villages یا وہ حصہ، ایک گاؤں کا جو حصہ ہے، وہ ہو گا اور پورے ڈیرہ اسماعیل خان کبھی اس Transaction میں، یہ لاء اس کے اوپر نہیں Apply کرتا، صرف جو Specified area ہے۔ دوسرا یہ Valuation کا انہوں نے کہا ہے، یہ نہیں کہا کہ 1995 یا 2000 کا جو ریٹ ہے، وہ ان لوگوں کو دیا جائے گا۔ یہ بالکل غلط تاثر ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ جو کلکٹر ہے، اس کو، جو سیکشن 6 ہے اس میں کہ "The Collector shall value all lands in the project area of the average price of such land prevailing during the five years commencing from the 1st day of January, 1995 and ending with 1st day of January, 2000"، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کے پاس، چونکہ کافی عرصے سے Speculation ہے کہ یہ پراجیکٹ یہاں پہ آ رہا ہے، گورنمنٹ نے کئی مرتبہ اناؤنس بھی کیا ہے تو گورنمنٹ یہ سمجھتی ہے کہ یہاں پر اس وقت Land grabbers اس ملک میں ہیں، اگر کوئی کہتا ہے کہ اس ملک میں لینڈ مافیا نہیں ہے تو یہ ہم ماننے کو تیار نہیں ہیں، اس ملک میں ہے اور ملک کے ہر کونے میں یہ Land grabbers، یہ لینڈ مافیا پہنچ جاتا ہے اور یہ بڑے بااثر اور بڑے اثر ورسوخ والے لوگ ہوتے

ہیں اور کہیں پر بھی یہ پہنچ سکتے ہیں، تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ لوگ وہاں پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے یہ زمینیں 1995 میں یا 2000 میں خریدی ہیں، تاکہ ہمارا جو پراجیکٹ ہے، وہ اس سے Suffer نہ ہو، ہم صرف Speculated جو یہاں پر Dealings ہیں، اس حوالے سے باتیں کریں گے، باقی جو Determination of value ہوگا، اس کیلئے سیکشن 6 کا سب سیکشن (2) جو ہے-----

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور:</u> جناب سپیکر، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، میں اس پہ لاء منسٹر صاحب سے خود پوچھتا ہوں کہ اس پہ Embargo-----

<u>وزیر قانون:</u> میں جواب دے رہا ہوں جی، انہوں نے بات کی-----

<u>جناب سپیکر:</u> اس پہ Embargo، ٹرانسفر پر Embargo تو نہیں بنے گی؟

<u>وزیر قانون:</u> سر، ہم نے اعتراض کیا ہے، انہوں نے باتیں کی ہیں لمبی لمبی، انہوں نے بالکل ایسا کیا ہے جیسا کہ It's very bad law اور ہم لوگوں کے حقوق غصب کر رہے ہیں، یہ بالکل بڑا غلط Impression ہے۔ بات یہ ہے جی کہ ہم صرف Speculated transaction کے اوپر پابندی لگا رہے ہیں، اگر وہ پہلے سن 1995 میں کسی نے کیا ہے، 2000 میں کیا ہے، یہاں پر طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ اگر بیس ایکڑ زمین ہے تو بیچ میں ایک کنال آپ نے لے لی تاکہ وہاں جب حکومت کو ضرورت پڑے گی تو یہ ایک کنال کے کروڑوں روپے مانگیں گے، چونکہ عبدالاکبر خان صاحب نے کہا ہے تو 'ویلیو' کی میں بات کرونگا جی، 'ویلیو' کا یہاں پر صاف دیا ہوا ہے، چار Criteria ہیں اس کے، کہ (i) "The price or value actually received by vendors from the vendees in the sale of project lands during the said five years; (ii) the estimated amount of the average annual net assets of the land; (iii) the land revenue assessed upon the land; and (iv) the value of land as shown in mortgages during the said five years". بات یہ ہے جی کہ کلکٹر کے پاس یہ اختیار ہوگا Over all اس کمیٹی کا کہ سن 1995 سے لیکر اس کی Average کیا پرائس چلی آرہی ہے؟ یہاں تک انہوں نے Mortgage کی ہے زمین تو وہاں پر 'ویلیو' وہ Valid ہے، وہ Consideration میں لائی جاسکتی ہے، تو ہرگز ہرگز حکومت نے کبھی پہلے ایسا کیا ہے، نہ ابھی ایسا ارادہ رکھتی ہے کہ اپنے شہریوں پر کسی قسم کا یا ان کے حقوق غصب کریں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ Land robbers، لینڈ مافیا جو ہے، اس کا قلع قمع کیا جائے اور ان کے ہاتھ مضبوط نہ کیے جائیں لیکن اس کے باوجود میں اسرار اللہ خان سے گزارش کرونگا کہ یہ واپس لے لیں تاکہ ووٹ تک بات نہ چلی جائے۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں ایک تو آپ کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں یہ ہاؤس کی انفارمیشن کیلئے کہ لا منسٹر صاحب، یہ تو بہت بڑی زمین ہے، اس پر پابندی تو نہیں لگے گی، کوئی بندہ ادھر زمین نہیں خرید سکے گا؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: پابندی سر، لگ رہی ہے، آپ کیسے کہہ رہے ہیں کہ نہیں لگے گی؟ وہ سر، پرانے انتقالات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بلکہ خالی ڈی آئی خان والوں کے بس کی بات نہیں ہے اس سارے زمین کو آباد کرنا، تو اگر ہمارے والے لوگ ادھر جا رہے ہیں اور زمین خرید رہے ہیں، ان پر کوئی پابندی تو نہیں لگے گی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: پرانے انتقال کینسل ہو جائیں گے، پابندی کیسے نہیں لگے گی؟

وزیر قانون: اس طرح ہے جی، یہ ڈیرہ اسماعیل خان میں 'انوسٹمنٹ' پر کوئی پابندی نہیں ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر قانون: سر، جو پراجیکٹ ایریا ہے، جو کہ ہم آفیشل گزٹ میں صرف۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر قانون: یہ کینال گزرے گی، سر۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، پراجیکٹ نہیں دے سکتے ہیں نا، وہ صرف جائے گی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: It is defined کہ یہ Specific area ہے؟

وزیر قانون: یہ Specific ابھی Officially آیا نہیں ہے۔ ابھی تو قانون آئے گا، اس کے بعد آئے گا۔

(شور)

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر، اس میں گزارش یہ ہے کہ میں نے اس کی دو چیزیں چھیڑی ہیں، ایک تو یہ ہے کہ اس قانون کی میں کیوں مخالفت کرتا ہوں؟ سر، غریب آدمی ہے، وہ زمین بیچنا چاہتا ہے، اس قانون کے تحت وہ نہیں بیچ سکتا۔ ٹھیک ہے، Basic تو یہ ہو گیا، میری زمین ہے، اچھی قیمت پر بکتی ہے، میں کیوں نہیں بیچ سکتا؟ گورنمنٹ کہتی ہے کہ نہیں، تم سے کوئی ایسے Speculative لوگ لے لیں گے، کیا وہ پاکستانی نہیں ہوں گے؟ ہاں سر، دوسرا یہ تو چلو وہ تو Principal of the

Bill پہ اگر گورنمنٹ نہیں مانتی سر، یہ Dissolution order ہے 1996 میں: "In the total disregard of the provision of Article 131, the Government of NWFP Rules of Business, the NWFP Provincial Assembly Rules of Conduct of Bisness, the Provincial Gvernment avoided to communicate proposals for legislation to the Governor before they were sent to the Provincial Assembly. The Speaker and the Assembly deprived the Governor of his right to have opinion of the concern Department on matter in violation of the past practice in relevant rule-----

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو ہمیں پتہ ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، میں اسے کیسے، اگر سر، Bad legislation کریں گے تو کل کو اگر Dissolution orders اس قسم کے نکلیں گے، میں نے سر، Pinpoint کر کے بتادیا ہے کہ یہ آپ کے Basic rights کے خلاف ہے۔ جو 1971 کا تھا، اس وقت آپکا آئین نہیں تھا، انہوں نے دو سال آپکو عرصہ دیا تھا کہ آپ اس کو Basic right کے ساتھ لے آئیں۔ آج اگر آپ اس قسم کی لیجسلیشن کرا رہے ہیں، میری گورنمنٹ سے یہ گزارش ہوگی، پھر اس پر ووٹنگ کرادیں، بس ٹھیک ہے Kill کرادیں لیکن کم از کم یہ ہوگا کہ-----

جناب سپیکر: آپ نے اپنا حق ادا کیا، آپ نے سمجھا دیا، اب ان کی طرف سے ریکویسٹ ہے کہ آپ واپس لے رہے ہیں یا نہیں؟

(شور)

جناب سپیکر: جی۔ بشیر بلور صاحب کا مائیک آن کریں۔ ایک منٹ جی۔ بشیر بلور صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! میں ریکویسٹ کرتا ہوں سردار صاحب سے کہ یہ ٹیبل کر دیتے ہیں ہم، پھر سردار صاحب بھی بیٹھ جائیں، ریونیو منسٹر بھی بیٹھ جائیگا، لاء منسٹر بھی بیٹھ جائیگا، عبدالاکبر خان کو بھی بٹھالیں گے، یہ متفقہ جو امنڈمنٹس لائیں گے، انشاء اللہ اس پر ہم ضرور عمل درآمد کریں گے۔ اب حکومت، ہم یہ ووٹ نہیں کرانا چاہتے کہ ووٹ کرا کے کل پھر آپ کے ساتھ نہیں بیٹھ سکیں گے، پھر امنڈمنٹ نہیں کر سکیں گے تو بہتر ہوگا کہ اگر اس کو آپ ٹیبل کرنے دیں، اس میں آپ امنڈمنٹ لائیں، جو آپ نے امنڈمنٹ دی، لاء منسٹر صاحب، ریونیو منسٹر صاحب، عبدلاکبر خان متفقہ طور پر لیکر آئیں، تو اگر آپ ووٹ کرائیں گے تو ایسے پھر ہم آپ کے ساتھ بیٹھ کر امنڈمنٹ نہیں لا سکیں

گے تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ آپ کیوں اس چیز پہ Insist، اگر غلط چیز ہے تو اچھی بات ہے، ٹیبل کر لیں تو اس کے بعد بیٹھ کر اس میں امنڈمنٹ کر لیں۔

جناب سپیکر: ابھی اسرار اللہ خان، Simple سی بات ہے کہ آپ اس کو۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میری گزارش سر، مختصراً یہ ہے کہ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ غیر آئینی قانون سازی ہے، میں اس کا حصہ نہیں بن سکتا، اگر گورنمنٹ کرتی ہے۔ مجھے پتہ ہے سر، Kill ہو جائے گی لیکن گورنمنٹ دوسری بار اس قسم کا آرڈیننس، یہ لاء ڈیپارٹمنٹ کیوں سو رہا ہے کہ اس قسم کے آرڈیننسز آتے ہیں کہ Total disregard to the Constitution ہیں، اس میں ہمیں شریک کار کرتے ہیں، نہ سنتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ کمیشن میں بیٹھ جائیں؟ سر، آپ اس پر ووٹ کرا دیں۔

Mr Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The resolution is dropped.

ہنگامی قانون کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: The honorable Minister for Revenue, to please lay on the Table of the House 'the Khyber Pakhtunkhwa Chashma Right Bank Canal (lift-cum-Gravity) Project (Control and Prevention of Speculation in Land) Ordinance, 2010.

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): شکریہ، جناب سپیکر۔ I wish to lay 'the Khyber Pakhtunkhwa Chashma Right Bank Canal (lift-cum-Gravity) Project (Control and Prevention of Speculation in Land) Ordinance, 2010 on the Table of the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

جناب سپیکر: محمود عالم صاحب نہیں ہیں تو انکی جگہ مس شگفتہ ملک، نام تو ٹھیک ہے نا اب؟ to please move for extending the period for presentation of the report of Standing Committee No. 9 on Excise and Taxation, under rule 185 of Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Bibi.

محترمہ شگفتہ ملک: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں صوبائی اسمبلی کے رولز آف بزنس، 1988 کے قاعدہ 185 کے ذیلی قاعدہ نمبر 1 کے تحت مجلس قائمہ نمبر 9 برائے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے متعلق اسمبلی کی

طرف سے حوالہ کردہ سوالات نمبرات 23اور 557 پر رپورٹ کی مدت میں توسیع کیلئے تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr Speaker: The motion moved and question is that extension in period for presentation of the report of the Committee may be granted to the honorable Member? Those who are in favour of it may 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے آبکاری و محاصل کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item Nos. 16 & 17: Miss Shagufta Malik, MPA, member Standing Committee No. 9 on Excise & Taxation, to please presented before the House the report of the Committee.

محترمہ شگفتہ ملک: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں مجلس قائمہ نمبر 9 برائے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے متعلق کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The report stands presented.

مجلس قائمہ برائے آبکاری و محاصل کی رپورٹ کی منظوری

Mr. Speaker: Now Miss Shagufta Malik, member Standing Committee No. 9 on Excise & Taxation, to please move that the report of the Committee may be adopted.

مائیک آن کریں، یہ آپ سوئے ہوئے ہیں، کیوں؟ روزہ کا تو ابھی ٹائم کافی ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس قائمہ نمبر 9 برائے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی رپورٹ منظور کی جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Standing Committee No. 9 on Excise & Taxation may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت فرنٹیئر ویمن یونیورسٹی مجریہ 2010 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Extra agenda item, Abdul Akbar Khan MPA, to please move that 'the Frontier Women University (Amendment) Bill, No. 2010' may be taken into consideration at once.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that 'the Frontier Women University (Amendment) Bill, 2010' may be taken into consideration at once.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: څه شے جی؟

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اودریږه، د دوئ موشن پیش شو، دے نه پس بیا او وایئ کنه۔

مفتی کفایت اللہ: اوس موقع ده او دا ډیر ضروری ------

جناب سپیکر: نه، دیکښے اوس کیدے نه شی کنه جی۔

مفتی کفایت اللہ: پوائنٹ آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: دا موشن چه پیش شی کنه جی، بیا هغه نورے ------

(قطع کلامیاں/شور)

جناب سپیکر: دا څه وائی، رولز څه وائی؟ اودریږه زهٔ موشن موؤ کومه نو بیا هغے پسے خبره اوکړئ۔ The motion before the House is that 'the Frontier Women University (Amendment) Bill , 2010' may be taken into consideration at once. اوس اووایئ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ کریں نا۔

جناب سپیکر: اودریږه جی، دا موشن چه 'کمپلیټ' شی۔ Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: زهٔ یو حساسه خبره کومه جی، بیا وروستو-----

(قطع کلامی)

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، حساسه خبره ده۔ زهٔ د گورنمنټ توجه هم غواړم۔ بشیر بلور صاحب! دا چه کوم دوئ ویمن یونیورسٹی -----

جناب سپیکر: دا Consideration Stage کښې بیا وایئ کنه، دا خو-----

مفتی کفایت اللہ: تاسو ته پاڅیدمه چه دے نه مخکښې زۀ خبره کول غواړمه-----

جناب سپیکر: نه، دے Consideration Stage کښې به وایئ کنه۔ اوس وایه کنه، اوس خو هیله هغه 'موو' شو۔

مفتی کفایت اللہ: زۀ ګزارش دا کومه جی، داچه کومه عبد الاکبر خان اضافی ایجنډا راوستے ده کنه جی او دیکښې دوئ د فرنټیئر ویمن یونیورسټی نوم بدلوی او د دے په ځائے باندے 'شهید بینظیر بهټو' نوم ایږدی، ما دوئ سره په خلے خبره کړے ده جی او ما نن دوئ ته ریکویسټ کړے دے چه تاسو د دے نه په شا شئ او دوئ ما ته وئیلے دی چه زۀ په شا کیږمه جی۔ زۀ نه یم خبر بیا دوئ، روژه ده او دوئ ډیر زر هغه خبره هیروی، زۀ د دوئ سټیج ته تلے وومه جی، کرسئ ته او ما هلته وئیلی دی چه دا یوه اهمه مسئله ده۔ بیا اهمه څنګه ده جی؟ مونږ ستاسو سیکرټریټ کښې د دے د قانون سازئ نه مخکښې یو قرارداد جمع کړے دے او هغه قرارداد دا دے چه د دے نوم د 'عائشه صدیقہؓ' کیښودے شی۔ زۀ ډیر احترام سره وایمه جی، مونږ د شهید بینظیر بهټو ډیر احترام کوؤ او د هغوی قربانئ ته هم سلام کوؤ لیکن زۀ دا هم غواړمه چه په دے صوبه کښې ډیر څیزونه د هغے په نوم باندے راغلی دی کنه جی، دا شرینګل دیر کښې چه کومه یونیورسټی ده، هغه د بینظیر صاحبے په نوم باندے ده، زمونږ بیا ایبټ آباد کښې دوه هسپتالونه وو جی، هغه هم د هغے په نوم باندے راغلل او داسے دا هری پور کښې جی هم راغلی دی، زما په خیال باندے که تاسو هغه فهرست اوګورئ نو هغه دومره زیات دے چه مونږ له به بیا دے باندے سوچ کول غواړی او ما دا قرارداد راوړو، زۀ به ګیله کومه د سیکرټریټ نه هم کنه جی چه کله په دے پوائنټ باندے قرارداد راغلے وو نو بیا خو دا حساسه معامله ده او دے نه مخکښې راغلے وو چه مونږه د امهات المومنین په نوم باندے یو د ویمن یونیورسټی ایښودل غواړو او مونږ د نن جینئ له دا سبق ورکول غواړو چه هغه عائشه صدیقه Follow کړی۔ هغے د پاره مونږ دا کوشش کړے وو نو پکار خو دا وه چه مونږ بیا دے سیکرټریټ په دے باندے آګاه کړے وے چه ستاسو د قرارداد

خلاف بل راروان دے نو بیا به مونږ د آئین مطابق قانون سازی کوله۔ اوس چه قرارداد باندے پښنه کیښودلے شوه او د عائشه صدیقةؓ چه هغه زما د پاره هم قابل احترام ده، عبد الاکبر خان د پاره هم ده او مسز بینظیر بهټو د پاره هم قابل احترام ده، زما به دا خواست وی چه دیکښے دا پوزیشن جوړ شی چه دوئ د هغوی په نوم باندے، د عائشه صدیقةؓ په نوم باندے دا نوم کیښودلے شی او دا خبره د ووټنګ ته لاړه نه شی او دا د اپوزیشن او حکومت ته را نه شی۔ دا یوه حساسه معامله ده، ټول خلق مونږ ته ګوری جی چه دیکښے دوئ کول غواړی او زۀ دا ګله ځکه کومه چه ما دوئ ته هم ګزارش کړے دے دوه ځله او دوه ځله دوئ ما ته وینا کړے ده چه زۀ به دے نه په شاکیږمه چه دا حساسے معاملے کښے نه راځمه او سیکرټریټ هم زمونږ دا قرارداد باندے پښنه ایښودے ده، دے د پاره زۀ به غواړمه چه دا داسے اونکړے شی او د عائشه صدیقةؓ په نوم Kindly-----

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: One by one; Zahir Shah Sahib.

وزیر صحت: مفتی کفایت اللہ صاحب کا بہت احترام کرتے ہیں، جس وقت ایم ایم اے کی گورنمنٹ تھی اور جب انسٹی ٹیوشنز کے نام 'خلیفہ گلنواز' اور 'مفتی محمود' کے نام سے رکھے جارہے تھے، اس وقت ان کو عائشہ صدیقہؓ یاد تو نہیں تھیں۔ آج ہم ایک چیز لے کر آئے ہیں، ٹیبل کر رہے ہیں اور یہ اس عظیم لیڈر کی بات ہو رہی ہے جس نے اس ملک کیلئے، ان کا نام ہم سب کیلئے قابل احترام ہے، ہمارے اسلام کی اگر بات ہے تو ہمارے لئے قابل احترام نام ہے لیکن آج ایک چیز کو ہم لے کر آئے ہیں، اس کے اندر ایک ایسے Controversy کو ڈالنا، جس وقت کہ 'درانی پبلک سکول' بن رہا تھا بنوں میں اور ایک صوابی میں، انہوں نے، حالانکہ کانسٹی ٹیوشن میں یہ کہیں ہے ہی نہیں کہ آپ کسی زندہ آدمی کے نام پہ گورنمنٹ کا کوئی انسٹی ٹیوشن بنائیں، تو اس وقت ان کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یاد نہیں تھیں، آج یہ اس چیز کو Controversial کر کے، مطلب یہ ہے کہ کس طرف ہمیں یہ لے جانا چاہتے ہیں؟ مجھے تو اس بات کی سمجھ نہیں ہے، ہم تو بڑی نیک نیتی کے ساتھ ایک چیز لے کر آئے ہیں اور یہ جو ہے، یہ ہمیں---

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب، بس وہ کہہ دینا۔

Mr. Muhammad Javed Abbasi: Thank you -----

جناب سپیکر: جی ظاہر شاہ صاحب، وقت کم ہے۔ ظاہر شاہ صاحب، جی مختصر کریں۔

وزیر صحت: جی ہم تو اپنی اس لیڈر کو جس نے اس ملک کیلئے، اس قوم کیلئے، اس ملک کے عوام کیلئے اتنی بڑی قربانی دی کہ اپنی جان تک گنوادی تو اگر ہم ایک انسٹی ٹیوشن ان کے نام پہ کر رہے ہیں تو ہم نے کونسی بڑی زیادتی کی ہے؟ یہ تو ان کو چاہیئے تھا کہ ہمیں اس میں سپورٹ کرتے۔ جس وقت ایم ایم اے کی گورنمنٹ تھی، ہم نے 'خلیفہ نواز' کو سپورٹ کیا، 'مفتی محمود ہاسپٹل' کو سپورٹ کیا تو آج یہ اٹھ کر ہماری جو ایک جائز بات ہے، اس کو یہ 'اپوز' کر رہے ہیں تو مجھے بڑا افسوس ہے جی اس پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ چونکہ ایک معاملہ ایسا ہے جو ہمارے سامنے آیا ہے، مفتی کفایت اللہ صاحب نے اگر پہلے سے یہ بات ٹیبل کی ہوئی تھی اور سیکر ٹریٹ میں موجود تھی تو پھر تو روایت یہی تھی اور ہونی بھی یہی چاہیئے تھی کہ پہلے اس کو بھی Take up کیا جاتا۔ اگر ہاؤس کو اختیار ہو کہ وہ کسی بھی قرارداد کو پاس کرلے یا Reject کرلے تو پھر تو یہ بہت اچھی بات ہوتی۔ یہ سیکر ٹریٹ ابھی چیک کیا جا سکتا ہے کہ اگر ایک بات انہوں نے Already یہاں لائی ہوئی تھی اور ان کی ایک قرارداد پینڈنگ کر کے پھر اگر یہ معاملہ کیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جناب سپیکر، یہ مناسب نہیں ہے۔ جناب سپیکر، وہ دوسری بات، اس میں شک نہیں کہ جو ہمارے لیڈر صاحبان ہیں، جن کے نام پر یہ چیزیں رکھی جارہی ہیں اور محترمہ صاحبہ کا تو In fact بہت بڑا کردار ہے اور اس ملک میں جمہوریت کیلئے جو قربانیاں ان کی ہیں، اس سے میں نہیں سمجھتا کہ کسی اور کی اتنی بڑی لازوال قربانیاں ہیں، ہم نے ہر فورم پہ مانا ہے اور آج بھی ہم مانتے ہیں لیکن جناب سپیکر، یہ روایات بڑی غلط ڈالی جارہی ہیں، اس روایت کو ہم نے توڑنا ہوگا، سب نے، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ جو حکومت آتی ہے، میں نہیں کہتا ہوں کسی خاص کا، جب بھی کوئی حکومت آتی ہے یہ نام چینج کرنے میں لگ جاتی ہے اور اس چیز سے مجھے شک ہے کہ اس اسمبلی کا نام بھی کل چینج ہوگا جناب سپیکر، ایسا لگتا ہے کہ کل سپریم کورٹ کا بھی نام چینج ہوگا۔ جناب سپیکر، ان بلڈنگز کے پیچھے ہم ایک ایسی طرف اپنے آپ کو لے کر جارہے ہیں کہ ہم نے ساری توجہ جو ہے، جناب سپیکر، یہ کہیں مجھے دنیا میں شاید اس طرح کی مثال نہیں ملتی، ہاں دنیا میں میں نے کئی ایسے ایسے کالجز میں ایک آدھ بلاک ایسا دیکھا ہے جو کسی نے Donate کیا ہو، اس کے نام پر لوگوں نے رکھا ہوا ہے۔ چرچل کا نام آپ دیکھ لیں، کنیڈی کا نام اور اس طرح کئی اور، جب ایک دفعہ کوئی بڑی بات کسی خاص نام کے پیچھے اگر ہم چاہیں گے، میں کسی

خاص کا نہیں کہتا، محترمہ صاحبہ کا مجھے بہت بڑا Respect ہے، میں کہتا ہوں کہ یہ روایت Once for all ختم ہونی چاہیئے۔ یہ حکومت یہ کام کر رہی ہے، اگلی حکومت آئے گی، وہ اور کام شروع کرے گی، اس کے بعد اور، تو یہ مہربانی کریں کہ اگر ان کی ریزولیوشن پہلے سے آئی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جاوید عباسی صاحب! آپ نے جو پوائنٹ Raise کیا ہے کہ انہوں نے ریزولیوشن، تو ایسی دو ہزار ریزولیوشن جمع ہوتی ہیں لیکن یہ ریزولیوشن نہ Adopt ہوئی ہے، نہ اسمبلی میں پیش ہوئی ہے۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> نہیں سر، سیکرٹریٹ میں تو پیش ہوئی ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت یاسمین اورکزئی۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> اگر سیکرٹریٹ میں جمع ہوئی ہے تو پھر مفتی صاحب کی بات میں بڑا وزن ہے، پھر اس کو کمزور سمجھ کر مفتی صاحب کے ساتھ ایسی بات کی ہے۔ اگر سیکرٹریٹ میں پہلے جمع ہوئی ہے تو جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، نہیں، جب تک آپ لوگ اس پہ 'Yes' نہیں کریں گے نا، اس وقت تک وہ ریزولیوشن، ریزولیوشن نہیں ہوتی۔ جی بی بی، نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میرا خیال ہے کہ پوری دنیا اور پورا پاکستان یہ جانتا ہے کہ محترمہ بینظیر بھٹو شہید صاحبہ جو تھیں، انہوں نے جمہوریت کیلئے، بجائے اس کے کہ ہم لوگ یہاں پہ یہ بات کریں، پارٹیوں کی بات کریں لیکن جن شخصیات نے قربانیاں دی ہیں تو ضرور ان کے نام کو تو اچھے لفظوں میں لیا جانا چاہیئے، ان کو یاد رکھنا چاہیئے لیکن جناب سپیکر صاحب، میں مفتی کفایت اللہ صاحب سے، جو انہوں نے ایک ریزولیوشن پیش کرنے کیلئے جمع کروائی تھی سیکرٹریٹ میں اور وہ نہیں آئی لیکن میں اس کے علاوہ یہ بات کرنا چاہتی ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ یہ ایک غلط روایت پڑ رہی ہے۔ ہم نے ان لوگوں کو یاد رکھنا ہے، ان لوگوں کو اگر ہم لوگ عمارتوں سے یاد رکھیں گے یا ہم لوگ کسی اور طرح سے، ان کی یادیں ہمارے دل میں ہونی چاہئیں۔ جناب سپیکر صاحب، اگر ایسا ہوتا تو اسلامیہ کالج کو تو قائداعظم نے بہت بڑی اپنی جائیداد Donate کی تھی تو پھر تو چاہیئے یہ تھا کہ اسلامیہ کالج کا نام قائداعظم کالج ہوتا جناب سپیکر صاحب، لیکن آج تک، وہ سامنے دیکھیں، میں ان کو سلوٹ کرتی ہوں کہ آپ ان کی تصویر کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں اور یہاں پر جو بھی سپیکر آئے گا، وہ ان کی تصویر کے نیچے بیٹھے

گا، جو بھی چیف منسٹر آئے گا، جو بھی پرائم منسٹر آئے گا، جو بھی صدر آئے گا، وہ ان کی تصویر کے نیچے بیٹھے گا جناب سپیکر صاحب۔ محترمہ بینظیر بھٹو شہید صاحبہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں، ہمارے لئے قابل احترام تھیں، وہ ایک بہت بڑی لیڈر تھیں لیکن جناب سپیکر صاحب، اگر ہم ہر عمارت پہ ان لوگوں کے نام رکھ دیں اور کل کو صرف عمارتوں سے ان کو یاد کیا جائے، یادیں جو ہوتی ہیں، وہ دل میں ہوتی ہیں تو میرا خیال ہے کہ اس روایت کو ختم ہونا چاہیئے جناب سپیکر صاحب۔ یہ عمارتوں کے نام جو ہیں، ان کے نام پہ رکھ کے اور ہم یہ Show کریں کہ جناب سپیکر صاحب، وہ بہت بڑے لیڈر تھے، یہ لیڈر شپ جو ہے، یہ کہیں نہیں چھپتی اور لیڈر شپ کا نام مٹتا نہیں ہے جیسا کہ قائد اعظم ہے، ان کا نام نہ کبھی مٹے گا، وہ جب تک پاکستان ہے اور پاکستان جو ہے، وہ ہمیشہ، ابد تک قائم رہے گا، تب تک قائد اعظم کا نام نہیں مٹ سکتا۔ اسی طرح محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ جنہوں نے شہادت پائی، ان کا نام بھی جب تک پاکستان ہے، جب تک جمہوریت ہے، ان کا نام نہیں مٹ سکتا لیکن اس ایک روایت کو ختم ہونا چاہیئے کہ لوگوں کے ناموں پہ تو یہ نہیں ہونا چاہیئے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you very much. Now ‘Consideration Stage’.

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، یہ فرنٹیئر ویمن یونیورسٹی کا جو اوریجنل 'بل' تھا، یہ ایم ایم اے کی حکومت میں آیا تھا، یہ اسی حکومت میں پاس ہوا تھا، کیا عائشہ صدیقہؓ کا ابھی ان کو نام یاد آگیا؟ تو اس وقت جب یہ لیجسلیشن ہو رہی تھی، اس وقت جب یہ 'بل' پاس ہو رہا تھا، اس وقت جب یہ ایکٹ بن رہا تھا، اس وقت ایم ایم اے کی حکومت تھی، اس وقت ان کو یاد نہیں تھا؟ ایک جناب سپیکر، دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ Sincere ہوتے، ریزولیوشن سے قانون سازی نہیں ہو سکتی، ریزولیوشن سے نام نہیں بدلے جاتے، یہ لیجسلیشن لاتے۔ جس طرح میں لیجسلیشن لایا ہوں، ایکٹ میں امنڈمنٹ لایا ہوں، اسی طرح یہ امنڈمنٹ لاتے لیکن جناب سپیکر، ان کا مقصد یہ نہیں کہ اس کا نام چینج کرنا چاہتے ہیں، ان کا مقصد سیاست کرنا ہے۔ جناب سپیکر، میں حیران ہوں کہ اگر آپ کو میرے اس 'بل' کے آنے کے بعد یہ یاد آیا کیونکہ جناب سپیکر، میری یہ جو امنڈمنٹ ہے، وہ ایک سال پہلے میں اس اسمبلی سیکرٹریٹ میں داخل کر چکا ہوں۔ جناب سپیکر، اگر ان کو یاد آیا میرے 'بل' کے آنے کے بعد کہ اس قرارداد کے ذریعے قانون سازی ہو سکے گی تو مجھے افسوس ہے کہ قراردادوں سے قانون سازی نہیں کی جا سکتی جناب سپیکر۔ آپ اس میں Sincere نہیں تھے، آپ نہیں چاہتے تھے، آپ نے صرف پوائنٹ سکور کرنے کیلئے یہ پوائنٹ آف آرڈر

اٹھایا ہے۔ جناب سپیکر، مجھے اجازت دیجئے، باتیں اس Consideration Stage کے بعد ہو گئیں، مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کو پاس کرنے کیلئے اب 'موو' کر دوں۔

Mr.Speaker: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 stand part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

(Applauses)

فرنٹیئر ویمن یونیورسٹی (ترمیمی) مسودہ قانون 2010 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Now Mr. Abdul Akbar Khan, to please move that 'the Frontier Women University (Amendment) Bill, 2010' may be passed.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you. Janab Speaker, I beg to move that 'the Frontier Women University (Amendment) Bill, 2010' may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that 'the Frontier Women University (Amendment) Bill, 2010' may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed unanimously.

(Applauses)

ضلعی ترقیاتی مشاورتی کمیٹیز (ترمیمی) مسودہ قانون 2010 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move that 'the Khyber Pakhtunkhwa Establishment of District Development Advisory Committees (Amendment) Bill, 2010' may be taken into consideration at once.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that 'the Khyber Pakhtunkhwa Establishment of District Advisory Committees (Amendment) Bill, 2010' may be taken into consideration at once.

جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر(بلدیات)}: سپیکر صاحب! دیکښے زما یو گزارش دے، دیکښے زۀ امنډمنټ کول غواړمه۔

جناب عبدالاکبر خان: بالکل ئے اوکړه۔

سینئیر وزیر(بلدیات): دوئ خبره کړے ده نو که ما ته پرے اجازت راکړئ چه زۀ امنډمنټ پیش کړمه، هغے نه پس بیا ئے پاس کړئ۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اودریږه چه د موشن Consideration ته راشمه کنه جی۔

The motion before the House is that 'the Khyber Pakhtunkhwa Establishment of District Development Advisory Committees (Amendment) Bill, 2010' may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Now 'Consideration Stage'. Ji, Bashir Bilour Sahib.

سینئیر وزیر(بلدیات): ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ It is Clause 2(g)، دیکښے ئے دا لیکلے دی چه "Project Director means the District Coordination Officer of the District concerned" دیکښے هغه مونږ Delete کوؤ، دا مونږ د ډسټرکټ کوآرډینیشن آفیسر په ځائے دا ریکویسټ کوؤ چه "Any Officer to be appointed by the Government".

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، چونکہ یہ اوریجنل ایکٹ ہے، ڈویژنل ڈائریکٹر کا لفظ شامل تھا اور چونکہ ڈویژنل ڈائریکٹر ابھی Exist نہیں کر رہا تھا تو میں نے اسلئے اس کو چینج کرنے کیلئے 'ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر' کا لفظ ڈال دیا، اب اگر حکومت چاہتی ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چونکہ آفس ہے نہیں اس وقت، اسلئے میں نے چینج کرنے کیلئے وہ لفظ ڈالا تھا۔

جناب سپیکر: اس سٹیج پر اب یہ امنڈمنٹ آئی ہے کہ-----

سینئیر وزیر(بلدیات): دا به دیکښے------

جناب سپیکر: یہ ایک میں تو نہیں ہے نا۔

سینئیر وزیر(بلدیات): جی؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، جی نہیں، سر ایک اور بھی ایکٹ ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اور دو تین ہیں جی، دو تین ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: تین اور ہیں۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): تو پھر ہاؤس سے پوچھ لیں، پھر میں پڑھ لیتا ہوں، پھر ہاؤس سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اچھا، دوسری میری یہ ریکویسٹ ہے کہ "Clause 3 sub section (III) may be deleted".

Mr. Speaker: One minute ji. Mr. Bashir Ahmed Bilour Sahib, Hon'ble Minister, to please move his amendment in the Bill. Bashir Ahmed Bilour Sahib.

سینیئر وزیر (بلدیات): ما دا ریکویسټ اوکړو جی، دا In Section 2 (g), "word D.C.O may be substituted by any officer of the District concerned, to be appointed by the Government".

جناب عبدالاکبر خان: سر، مجھے۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نه، نه، دیکبنے دغه دے کنه۔ دا ډی سی او مے لرے کړو کنه۔ دا خو 'بل' لا نه دے شوے، اوس ئے بیا دوباره ورکومه۔

جناب سپیکر: د هاؤس نه تپوس کوم۔ دا کوم امنډمنټ چه د 2(g) بشیر بلور صاحب پیش کړو، دا تاسو ته منظور دے؟ جی چه کوم د دے خلاف وی، هغوی د لاس اوچت کړی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): څوک هم خلاف نشته جی، څوک هم۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: Ji, the 'Ayes' have it.

سینیئر وزیر (بلدیات): بل ریکویسټ مے دا دے چه "Sub section (3) of Section 3 may be deleted. Sub section (III) of Section 3 may be-----

Mr. Speaker: Section?

Senior Minister (Local Government): Sub section (3) of Section 3.

جناب سپیکر: سیکشن بی اور سب سیکشن؟

سینیئر وزیر (بلدیات): تهری، د تهری، سیکشن تهری۔

جناب سپیکر: سیکشن تھری(بی)؟

Senior Minister (Local Government): Sub section (3).

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! چونکہ یہ ہے کہ اس وقت جب انہوں نے امنڈمنٹ 'موو' کی تھی تو گورنمنٹ سائڈ سے سینیئر منسٹر صاحب نے اس پر بات بھی کی اور یہاں پر اسمبلی کے فلور پر بھی اس دن کہا، آج خود امنڈمنٹ بھی لائے تو میں بھی اس سیکشن 3 کو Delete کرنے کیلئے ان کے ساتھ Agree ہوں کہ اس کو Delete کیا جائے۔

سینیئر وزیر(بلدیات): زۂ دا اولولمه کنه جی۔

جناب سپیکر: د هاؤس نه تپوس کومه جی۔ تاسو د سیکشن تهری د Delete کولو اجازت، سب سیکشن تهری------

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: دا خو سر، اوریجنل-----

Mr. Speaker: Original 3 (b).

Mr. Abdul Akbar Khan: Sub section (3) of Section 3.

سینیئر وزیر(بلدیات): زۂ به تاسو ته دا لیکلے درکړم کنه جی۔

جناب سپیکر: د تهری سب سیکشن تهری تاسو Delete کولو اجازت ورکوئ جی؟

جناب عبدالاکبر خان: او جی، او۔

سینیئر وزیر(بلدیات): جی، جی، ورکوؤ ئے۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

سینیئر وزیر(بلدیات): بل جی د سیکشن 4، سب سیکشن (1)۔

Mr. Speaker: Section 4.

Senior Minister (Local Government): In sub section (1) of Section 4, the following proviso may be added: -----

جناب سپیکر: دیکښے (1) نشته جی، سب سیکشن فور دے صرف۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس میں Proviso آ گئی ہے-----

سینیئر وزیر(بلدیات): Proviso زۂ Propose کوم دیکښے، "Provided that the District Local Fund shall not be included in the purview of District

In writing دا بہ Development Advisory Committee". تاسو تہ درکړم، تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړئ۔

Mr. Speaker: Sub section (1) of 4.

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، یہ Proviso آگئی ہے، یہ کہتے ہیں کہ یہ Proviso میں ڈال دیں۔

جناب سپیکر: دا بشیر خان چه کوم امنډمنټ پیش کړو، دا تاسو ته Accept دے، دے Proviso کښے؟

آوازیں: او، او۔

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Preamble also stands.

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دا نه، اودریږه یو منټ جی۔ یو منټ جی، یو منټ۔ جی بشیر بلور صاحب! سیکشن جی وایئ، تاسو وایئ۔

Senior Minister (Local Government): In the North West Frontier Province Establishment of District Advisory Committee Act, 1989 NWFP Act No. 4 of 1989 in section (VIII) and where ever the words 'Assistant Director Local Government' are occurring in the said Act, the words 'or any other officer to be appointed by the Provincial Government' shall be added after the word 'Assistant Director Local Government'-----

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، اس میں یہ تھا کہ چونکہ یہ پوسٹ نہیں تھی اور نئے ایکٹ میں جو سیکرٹری اس کمیٹی کا تھا، DDAC کا، وہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ ہوا کرتا تھا، اب چونکہ بعض ڈسٹرکٹس میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ نہیں ہے تو میں نے اس کی Substitute کیلئے دوسرے کا نام لیا تھا۔ اب منسٹر صاحب اگر اس سے Agree کرتے ہیں یا کہ جو بھی یہ مقرر کرتے ہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چونکہ وہ اب بھی اس کی پوسٹ نہیں تھی، اسلئے میں نے یہ امنڈمنٹ لائی تھی۔

جناب سپیکر: دا هاؤس نه تپوس کوم جی۔ چه دا کوم امنډمنټ دوئ راوستو، تاسو دے سره Agree یئ؟

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Preamble also stands part of the Bill.

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر، یہ اوریجنل ایکٹ جو ہے، اگر وہ عبدالاکبر خان صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا اوریجنل کښے نه شی کیدے جی۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر، وہ ابھی جو آپ نے کی ہے۔

جناب سپیکر: اوریجنل میں کدھر کی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، وہ تو بات ہوئی تھی کہ۔۔۔۔۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: نہ، تو بات ہوئی تھی نا سر، 4(1) آپ نے کیسے ڈالا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو 'بل' میں ہوئے ہیں نا۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: نہیں تو سر، 4(1) آپ نے کیسے ڈالا ہے، 4(1) میں Proviso کیسے ڈالا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: 4(1)، وہ تو جی پرسوں آپ Agree نہیں تھے؟

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: 4(1) جو آپ نے ڈالا ہے سر، وہ کیسے ڈالا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو 'بل' میں آیا ہے نا۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر، 4(1) تو یہاں پر نہیں آیا نا، 4(1) میں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 'بل' میں آیا ہے جی۔ جناب یہ۔۔۔۔۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر، 4(1) تو ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ابھی تو آپ نے اس 'بل' کو پاس کرا دیا، اب تو معاملہ ختم ہو گیا ہے۔ اب تو آپ سارا 'بل' کرتے ہیں۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، آپ سن تو لیں نا۔

جناب سپیکر: نہیں اس سٹیج پر ہم نہیں لے سکتے۔ اس پر ہم نہیں لے سکتے جی، 'سوری' اسراراللہ خان گنڈاپور صاحب۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت ضلعی ترقیاتی مشاورتی کمیٹیز مجریہ 2010 کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Now Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move that 'the Khyber Pakhtunkhwa Establishment of District Development Advisory Committee (Amendment) Bill, 2010', as ameded, may be passed.

Mr. Abdul Akbar Khan: ہاں ہاں، ٹھیک ہے جی۔ Thank you, Janab Speaker. I beg to move that 'the Khyber Pakhtukhwa Establishment of District Development Advisory Committees (Amendment) Bill, 2010' may be passed, with amendment.

Mr. Speaker: The motion before the House is that 'the Khyber Pakhtunkhwa Establishment of District Development Advisory Committees (Amendment) Bill, 2010', with amendments, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کا اور حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ایک انتہائی اہم لیجسلیشن تھی جو اس ہاؤس نے آج پاس کر دی اور میں جناب سپیکر، سمجھتا ہوں کہ یہ نہ صرف ان ممبران کیلئے بلکہ ان کے جو سارے لاکھوں ووٹرز ہیں، ان کیلئے بھی خوشی کا دن ہے کہ اب ان کو دفتروں میں جانا بھاگنا نہیں پڑتا ہوگا اور میرے خیال میں جو ہماری ڈیویلپمنٹل سکیمیں ہیں یا لوگوں کے جو چھوٹے چھوٹے کام ہیں، اس کمیٹی کے بعد یقیناً وہ بہت آسانی سے حل ہوں گے۔ میں بشیر صاحب کا اور ساری حکومت کا مشکور ہوں، وزیر اعلیٰ صاحب کا بھی کہ انہوں نے اس صوبے کے عوام کی آواز سنی، اس ممبران کی آواز سنی اور انہوں نے اس 'بل' کو پاس کرنے میں ہماری مدد کی۔ میں بڑا مشکور ہوں ظاہر شاہ صاحب کا بھی۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں شکر گزار ہوں عبدالاکبر خان کا اور ساری اسمبلی کا، اس کے بارے میں میں تقریباً چار پانچ دن پہلے اعلان کر چکا ہوں کہ گورنمنٹ کی طرف سے DDAC جو ہے، یہ DDAC ایکٹ ہم نے لانا ہے اور ہمارے جتنے ممبر صاحبان ہیں، انہوں نے ریکویسٹ کی، وزیر اعلیٰ صاحب نے ان سے کہا کہ ہم خواہ مخواہ لائیں گے اور میں پھر کہتا ہوں کہ انشاءاللہ Within one month اس کو ہم آرگنائز طریقے سے لائیں گے اور لوگوں کو جو Facilitate کرنا ہے، وہ انشاءاللہ ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ اب حیدر علی خان، یار، وہ مفتی صاحب نماز کے بہانے خواہ مخواہ واک آؤٹ کر گئے حالانکہ انہوں نے جانا تھا نماز پڑھنے کیلئے۔ ابھی آپ خواہ مخواہ نماز باجماعت ہم سے کیوں قضا کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر حیدر علی: ما له جي یو منټ، زیات وخت نه اخلم۔

جناب سپیکر: نماز کیلئے، نہیں نماز کیلئے، وہ جماعت کھڑی ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر حیدر علی: یو منټ، یو منټ۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ، بسم اللہ جی۔ او د ریږه، مونږه د ررو ان یو کنه۔ وہ آ گئے۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن ایوان میں تشریف لے آئے)

ڈاکٹر حیدر علی: ډیره مننه جي۔ یو منټ، مفتي صاحب۔ زهٔ جي دا عرض کوم، دا یو نوټیفیکیشن د ډي سي او سوات د طرف نه ایشو شوے دے ، In pursuance of the Government of Khyber Pakhtunkhwa Department letter No so & so, a committee comprising the following is hereby constituted to curb the menace of superior drugs: District Coordination Officer, Swat is Chairman, MPA of concerned constituency, EDO, Secretary and Drug Inspector are also members ، زهٔ جي دا خبره کوم چه دا Powers, Immunities and Privileges Act, 1988 د هغے سره Inconsistent ځکه چه چرته ممبر وی، ثاقب الله خان چمکنی یو امنډمنټ 'بل' پیش کړے وو نو دا د هغے د Breach مترادف دے۔ بل طرف ته خو جي د اتلسم ترمیم خوشخبری دا ده چه مونږ Powers democratic institutions ته او Public representative ته ټرانسفر کوؤ، دا ما د مثال په طور پیش کړو ځکه دا یو لیټر نه دے ، دا یو میسج په ټول ډسټرکټ کښے بلکه په ټوله صوبه کښے هم عملدرآمد شروع دے او په سوات کښے خو یو سویلین مارشل لاء غوندے سیچویشن دے چه هلته د Public represetatives بیخی نه منلے کیږی، نه اوریدلے کیږی، دا د هغے واضح ثبوت دے۔ زهٔ جي ستاسو په وساطت سره خو چه دا هاؤس موجود دے ، آنریبل ممبرز موجود دی او د هغے ایکټ Openly breach کیږی یا خو هغوی ته دا میسج نه دے Communicate شوے یا که دا Communicate دے نو دا سے ولے کیږی؟

جناب سپیکر: دا زما په خیال پراپر موشن پرے راوړئ جي، په دے باندے چه پراپر پریویلج موشن راؤ نه ړئ نو په دے باندے به اوس مونږه څه هغه اوکړو؟

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو ہے، وہ تو ہے لیکن اس پر 'پراپر' وہ لے آئیں تاکہ اس پر اوپن ڈیبیٹ ہو جائے۔
اجلاس کو مورخہ 21 ستمبر بروز منگل چار بجے سہ پہر تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 21 ستمبر 2010 سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)